8

ے حمید کی عینک والا جن

ناگنی کے زہریلے سانپ!

عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن

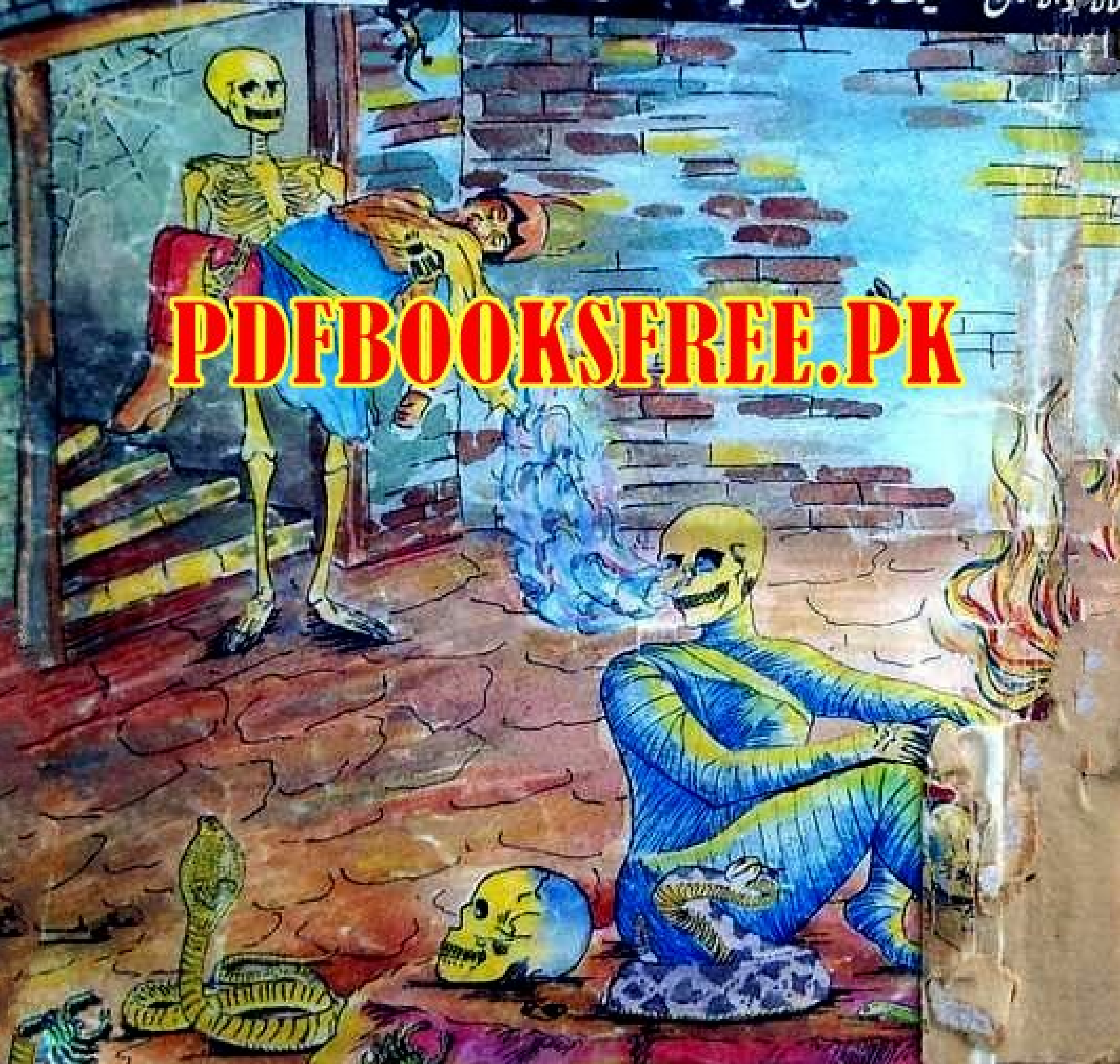

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اے حمید کے عینک والا جن 8

ماتا ناگنی کے زہریلے سانپ

اے حمید

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب پبلشرز۔ اردو بازار لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

پبلشر : شیخ زبیر عزیز
پرنٹر : عظیم علیم پرنٹرز' لاہور
سرورق : عظمیٰ
کمپوزنگ : عقیل' عامر
قیمت : -/15 روپے

ترتیب پبلشرز 1- میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ' اردو بازار لا

اپنی باتیں

اسلام علیکم!

کچھ ہی دن ہوئے.... میں لاہور کی مال روڈ پر ریگل چوک پر کھڑا.... سگنل کے سبز ہونے کا انتظار کر رہا تھا.... کہ اپنے پیچھے میں نے ایمبولینس کے مخصوص سائرن کی آواز سنی۔

مڑ کر دیکھا.... تو میرے پیچھے گاڑیوں کی ایک مختصر سی قطار تھی.... میں نے اپنی بائیک ایک طرف کرلی.... خیال تھا کہ تمام گاڑیوں والے بھی موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اپنی اپنی گاڑیاں دائیں بائیں کرلیں گے.... اور ایمبولینس کو راستہ دیں گے.... لیکن میرا یہ خیال غلط ثابت ہوا.... کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی.... اور سب اپنی اپنی مستی میں اشارہ کھلنے کا انتظار کرتے رہے۔

اس روز کسی بھی "پاکستانی" نے اشارے کی خلاف ورزی نہ کی.... مجھے بھی اس روز یوں محسوس ہوا جیسے اشارہ چند منٹوں پر نہیں' صدیوں پر محیط ہو گیا ہے.... ایمبولینس کا سائرن چیخ رہا تھا لیکن.... لوگ اپنے کانوں میں نظر نہ آنے والی انگلیاں ٹھونسے بیٹھے تھے.... میں نے پھر ایک نظر ایمبولینس پر ڈالی.... ایمبولینس کا ڈرائیور دائیں بائیں سے نکلنے کی کوشش میں نظر آیا.... لیکن اس کے چاروں طرف گاڑیوں کی دیواریں تھیں.... ایسی دیواریں جو اپنی جگہ چھوڑ سکتی تھیں.... لیکن ایسا ہو نہیں رہا تھا.... ڈرائیور اپنی تمام تر مہارت کے باوجود بے بس نظر آیا۔

اچانک میرے پیچھے کھڑی گاڑی نے ہارن دیا.... میں نے چونک کر سامنے دیکھا.... روشنی سبز تھی.... میں نے موٹر سائیکل آگے بڑھا دی۔

اور پھر دوسرے ہی لمحے ایمبولینس بھی چیختی ہوئی میرے دائیں طرف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK
PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

سے گزر گئی۔

اتفاق سے اس وقت میں بھی میو ہسپتال جا رہا تھا.... مجھے وہاں سے اپنے والد کی ایک رپورٹ لینا تھی۔

جب میں ایمرجنسی کے قریب پہنچا تو وہاں کافی رش تھا.... رونے دھونے کی آوازیں آ رہی تھیں.... میں دروازے سے داخل ہونے لگا ایک طرف مجھے وہی ایمبولینس کھڑی نظر آئی۔

میں دھک سے رہ گیا.... بھیڑ کو چیرتے ہوئے آگے بڑھا تو ایک طرف ایک ننھا منا سا بچہ گہری میٹھی نیند سوتا نظر آیا.... اس کی ماں ایک طرف دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی.... وہ اپنے چاند کے قریب پہنچنا چاہتی تھی.... اسے اپنی بانہوں میں لینا چاہتی تھی.... لیکن اس کا چاند تو اب آسمان پر تھا.... جہاں ایک ماں کی بانہیں بھی نہ پہنچ سکتی تھیں۔

میرے منہ سے ایک آہ نکل گئی.... ایک قیمتی جان ہماری غفلت سے ضائع ہو گئی تھی.... اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے اس جرم میں میں بھی شریک ہوں۔

آپ اس ملک کا مستقبل ہیں.... کل جب آپ کے ہاتھ میں سٹیرنگ ہو.... تو خدایا.... ایمبولینس کے سائرن کو کسی کی زندگی کی سانسوں سے جڑا ہوا محسوس کریں.... اسے راستہ دیں.... ایسی سبز اور سرخ روشنیوں کی پرواہ نہ کریں.... جن سے زندگی کی روشنیاں بجھ جاتی ہوں.... سانسیں رک جاتی ہوں۔

کیونکہ یہ روشنیاں سانسیں چھیننے کے لئے نہیں.... سانسوں کے تحفظ کے لئے ہیں۔

والسلام

طاہر ایس ملک

زکوٹا کی طاقت چھن گئی

بے ہوش زکوٹا کو بازوؤں پر اٹھائے انسانی ہڈیوں کا پنجر مندر کی دیوار کے پاس آ کر رک گیا۔ یہاں اندھیرے میں دیوار کے چوکور پتھر پر سانپ کی شکل بنی ہوئی تھی۔ انسانی پنجر کی کھوپڑی ہلنے لگی۔ کھوپڑی کے منہ کے چوڑے سوراخ میں سے لال رنگ کی شعاع نکل کر پتھر پر بنے ہوئے سانپ کے منہ پر پڑی۔ ایک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی اور پتھر اپنی جگہ سے کھسک کر ایک طرف ہو گیا۔ آگے ایک زینہ اندھیرے میں نیچے جاتا تھا۔ انسانی پنجر زینہ اترنے لگا۔ پتھر کی سل گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ واپس دیوار کے ساتھ مل گئی۔

نیچے ایک لمبا تہہ خانہ تھا جس کے اندر بنی ہوئی ایک کوٹھڑی کا دروازہ کھلا تھا اور اندر سے سبز رنگ کی ہلکی ہلکی روشنی نکل رہی تھی۔ انسانی پنجر کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔ کوٹھڑی کے اندر ایک چبوترہ تھا۔ چبوترے پر ایک چوڑا چکلا آدمی بیٹھا تھا جس کے سارے بدن پر نیلی پٹیاں لپٹی ہوئی تھیں۔ اس کا جسم زندہ انسانوں کی طرح تھا مگر گردن کے اوپر زندہ سر کی بجائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک کھوپڑی نظر آرہی تھی۔ کھوپڑی کی آنکھوں' ناک اور منہ کے سوراخوں میں سے نیلے رنگ کا دھواں نکل رہا تھا۔ یہ کھوپڑی والا آتش پرست جالوت تھا جس کے جادو کے آگے بڑے بڑے جادوگر تھرتھر کانپتے تھے۔ انسانی پنجر نے بے ہوش زکوٹا کو کھوپڑی والے جالوت کے آگے ڈال دیا اور کہا۔

"کھوپڑی والے جالوت آقا! میں نے آپ کا حکم پورا کردیا۔ یہ کوہ قاف کا جن زکوٹا ہے۔ یہ میرے نیچے سے گزرا۔ میں نے اسے جکڑ لیا اور بے ہوش کرکے آپ کے پاس لے آیا ہوں۔"

کھوپڑی والے جالوت کی کھوپڑی کے سوراخوں میں سے دھواں نکلنا بند ہوگیا۔ اس نے بھاری اور بیٹھی ہوئی آواز میں کہا۔

"شاباش! اب تم یہاں سے چلے جاؤ۔"

انسانی پنجر واپس مڑا اور اپنی ہڈیوں کو کھڑکھڑاتا جدھر سے آیا تھا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی کھوپڑی والے جالوت نے غور سے بے ہوش زکوٹا کو دیکھا۔ پھر ایک بھیانک قہقہے کی آواز گونج اٹھی۔ کھوپڑی والے جالوت نے اسے اپنے بازوؤں پر ڈالا اور چبوترے کے پتھر پر زور سے پاؤں مارا۔ چبوترے میں ایک شگاف نمودار ہوا۔ جالوت زکوٹا کو لے کر شگاف میں اتر گیا۔ نیچے ایک سرنگ تھی جس میں ایک ندی بہہ رہی تھی۔ ندی میں ایک چھوٹی سی کشتی کنارے کے ساتھ بندھی ہوئی تھی۔ جالوت زکوٹا کو لے کر کشتی میں بیٹھ گیا۔ اس نے کشتی کھول دی اور کشتی ندی کی تیز لہروں پر

سرنگ کے اندر آگے کو بہنے لگی۔ ندی سرنگ کے اندر ہی اندر دور تک چلی گئی تھی۔ ایک جگہ سرنگ ختم ہوگئی۔ یہاں ندی ایک دریا میں گرتی تھی۔ کشتی دریا میں آگئی۔ چاروں طرف تاریکی تھی۔ صرف کھوپڑی والا جالوت جانتا تھا کہ کشتی دریا میں آچکی ہے۔ کشتی دریا میں بہے جارہی تھی۔ آسمان پر تارے جھلملا رہے تھے۔ دریا میں کافی آگے جاکر کھوپڑی والا جالوت کشتی کو کنارے پر لے آیا۔ کنارے پر آتے ہی جالوت کی کھوپڑی نے ایک بھیانک چیخ ماری۔

چیخ کی آواز پر اچانک آسمان پر سے ایک تخت نیچے اتر آیا جس کو دو بڑے بڑے جانوروں نے اٹھا رکھا تھا۔

کھوپڑی والے جالوت نے چیخ کر کہا۔

"مجھے پجاری راکھش کے مندر میں لے چلو۔"

جالوت تخت پر بیٹھ گیا۔ جانوروں نے تخت کو اٹھایا اور ہوا میں اڑاتے رات کی تاریکی میں گم ہوگئے۔ تخت کالے کالے بادلوں میں تیزی کے ساتھ اڑتا جارہا تھا۔ ساری رات اور سارا دن تخت بادلوں میں اڑتا رہا۔ دوسرے دن رات کے وقت تخت نے نیچے اترنا شروع کردیا۔

کھوپڑی والے جالوت نے نیچے دیکھا۔ اسے اندھیرے میں پجاری راکھش کے مندر کا تکون منارہ نظر آیا۔ جانوروں نے تخت مندر کی چھت پر رکھ دیا۔ جالوت نے بے ہوش زکوٹا کو کاندھے پر ڈالا اور مندر کی سیڑھیاں اتر کر تالاب کے کنارے ایک راہ داری میں سے گزرتا ہوا ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کمرے کے پاس آکر رک گیا۔ اس نے اپنی کھوپڑی سے شعاع نکال کر بند دروازے پر ڈالی۔ اندر سے پجاری راکھشش نے آواز دے کر پوچھا۔

"کون ہو تم؟ آدھی رات کے وقت ہمیں کیوں تنگ کرنے آئے ہو؟"

کھوپڑی والے جالوت نے کہا۔

"پجاری راکھشش! میں تمہاری امانت لے آیا ہوں۔ میں نے تمہاری شرط پوری کردی ہے۔"

کمرے کا دروازہ کھلا۔ اندر مشعل جل رہی تھی۔ اس کی روشنی میں راکھشش پجاری نمودار ہوا۔ اس کا سر منڈا ہوا تھا۔ ماتھے پر زرد رنگ کے تلک کا نشان تھا۔ ہاتھ میں ترشول تھا۔ اس نے بے ہوش زکوٹا کو دیکھا اور بولا۔

"کیا یہ کوہ قاف کا جن ہے؟"

"ہاں راکھشش! تم بھی اپنی تسلی کرلو۔"

راکھشش نے زکوٹا کو اچھی طرح سے دیکھا بھالا اور کہنے لگا۔

"ہاں! یہ کوہ قاف کا جن زکوٹا ہی ہے۔ تم نے اپنی شرط پوری کردی۔"

جالوت بولا۔

"اب تم اپنی شرط پوری کرو اور میرا سر مجھے واپس کردو۔"

جالوت نے بے ہوش زکوٹا کو تخت پر لٹادیا۔ پھر جالوت سے کہا۔

"اب تمہارا حق بنتا ہے کہ میں تمہاری چیز تمہیں واپس کردوں۔"

پجاری نے ایک الماری کھولی۔ الماری میں جالوت کا اصلی انسانی کٹا ہوا سر ایک تھالی میں رکھا تھا۔ پجاری راکھشش نے سر اٹھایا اور جالوت کی کھوپڑی اتار کر اس کا اصلی زندہ سر اس کے جسم پر دوبارہ لگادیا۔ جالوت نے خوشی کا نعرہ بلند کیا اور جھک کر آداب بجا لاکر کمرے سے نکل گیا۔ مندر کے پجاری راکھشش نے بے ہوش زکوٹا کو مندر کی غار میں ایک مرتبان میں بند کرکے اوپر بہت بڑا پتھر رکھ دیا۔ یہ مندر آج سے ہزاروں سال پہلے ملک ہندوستان کے شمال میں کوہ ہمالیہ کی پہاڑیوں میں واقع تھا اور پجاری راکھشش نے زکوٹا جن کو اپنے قبضے میں لے کر بہت بڑی طاقت حاصل کرلی تھی، اور اب وہ کوہ ہمالیہ کے تمام مندروں کا سب سے بڑا پجاری بن گیا تھا۔ یہی اس کا منشا بھی تھا اور اسی لئے اس نے اپنے طلسم کے ذریعے کھوپڑی والے جالوت کو حکم دے رکھا تھا کہ اگر زکوٹا جن کہیں نظر آئے تو اسے فوراً قابو کرکے میرے پاس لے آؤ۔ پجاری راکھشش نے جالوت کی گردن اتار کر اس کی جگہ ایک کھوپڑی لگادی تھی اور کہا تھا۔

"جب تک تم زکوٹا جن کو نہیں لاتے تمہارا اصلی سر میرے پاس ہی رہے گا۔"

اب ہم عمرو عیار اور نسطور کی طرف آتے ہیں۔

یہ دونوں دوست کامنی ناگن کے ساتھ شہر بابل کی ایک سرائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رات کا وقت تھا۔ زکوٹا کسی جادوگر کا معلوم کرنے سرائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے باہر گیا ہوا تھا تاکہ وہ کوئی ایسا طلسم حاصل کر سکیں کہ جو ان ہزاروں سال پرانے تاریخ کے زمانے سے اپنے جدید شہر لاہور واپ پہنچادے۔ جب زکوٹا کو گئے کافی دیر ہوگئی تو عمروعیار کامنی اور نسطور تشویش ہوئی۔ عمروعیار کہنے لگا۔

"خدا خیر کرے۔ زکوٹا کسی مشکل میں نہ پھنس گیا ہو۔"

نسطور نے ہنس کر کہا۔

"وہ بڑا ہوشیار ہے۔ کوئی مصیبت آبھی گئی تو وہ زبی نوف کا نع لگائے گا اور غائب ہوجائے گا۔"

کامنی ناگن نے کہا۔

"ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ زکوٹا کو نعرہ مارنے کا موقع ہی نہ ملے۔"

نسطور بولا۔

"ارے بھئی تم لوگ اتنے فکرمند کیوں ہوتے ہو، زکوٹا واپس آہی ر ہوگا۔"

عمروعیار فکرمند ہوکر کہنے لگا۔

"نسطور بھائی! یہ ہزاروں سال پرانا بابل کا شہر ہے۔ یہاں قدم قد پر طلسم اور جادو کا کھیل ہوتا ہے۔ ہر مندر میں کوئی نہ کوئی جادوگر موجو ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ زکوٹا پر کسی جادوگر نے جادو نہ کردیا ہو۔"

نسطور نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو چلو چل کر معلوم کرلیتے ہیں کہ زکوٹا کہاں

ہے۔"

تینوں دوست سرائے سے نکل پڑے۔ شہر میں رات کا وقت تھا، اگرچہ اس زمانے میں بھی سڑکوں اور گلیوں میں روشنی کے لئے مشعلیں روشن ہوجایا کرتی تھیں مگر ہمارے زمانے کی طرح بجلی کی روشنی نہیں ہوتی تھی اور شہر کا اکثر علاقہ تاریکی میں ڈوبا رہتا تھا، مگر ان لوگوں کو اندھیرے میں بھی بہت کچھ نظر آجاتا تھا۔ نسطور عمرو اور کامنی کے پاس اپنی اپنی فل طاقت موجود تھی۔ زکوٹا کو تلاش کرتے کرتے وہ اس مندر کے پاس آگئے جہاں سے زکوٹا کو انسانی پنجر نے بے ہوش کرکے اغوا کیا تھا۔

وہ مندر کی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے گئے۔

کامنی ناگن کہنے لگی۔

"مجھے یہاں سے زکوٹا کی ہلکی ہلکی خوشبو آرہی ہے۔"

انہوں نے زکوٹا کی تلاش شروع کردی۔ نسطور نے اس کو دو تین آوازیں بھی دیں مگر کوئی جواب نہ ملا۔ عمروعیار دیوار کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ ایک جگہ پہنچ کر کامنی ناگن رک گئی۔ کہنے لگی۔

"نسطور! یہاں پر زکوٹا کی خوشبو غائب ہوجاتی ہے۔"

تینوں دوست وہاں آکر رک گئے۔ کامنی ناگن چونکہ اصل میں سانپ تھی اس لئے اسے اپنے دوستوں کی خوشبو آجاتی تھی۔ آدمی جہاں سے چلا جاتا ہے وہاں اس کی خوشبو کچھ دیر کے لئے ضرور موجود رہتی ہے۔ یہ ہم آپ محسوس نہیں کرسکتے مگر سانپ محسوس کرلیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کامنی نے اس جگہ پر زکوٹا کی ہلکی ہلکی خوشبو کو محسوس کر لیا تھا جہاں سے وہ اغوا ہوا تھا۔

نسطور نے کہا۔

"دوستو! اگر زکوٹا کی خوشبو یہاں پر ختم ہو جاتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ضرور یہاں کہیں موجود ہے۔"

انہوں نے دیوار کے ساتھ ساتھ زکوٹا کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ اچانک نسطور کی نظر اس پتھر کی سل پر پڑی جو مندر کی دیوار میں لگی تھی اور جس پر سانپ کی شکل بنی ہوئی تھی۔ اس نے کامنی اور عمرو عیار سے کہا۔

"ارے دوستو! ادھر دیکھو۔ یہ پتھر پر سانپ کی تصویر بنی ہے اس میں ضرور کوئی راز ہے۔"

عمرو عیار اور کامنی ناگن جھک کر سانپ کی تصویر کو دیکھنے لگے جو پتھر پر ابھری ہوئی تھی۔ کامنی ناگن کہنے لگی۔

"یہ مہاناگ کے قبیلے کا سانپ ہے۔ اس قبیلے کے ناگ ہندوستان کے شمالی علاقے کے مندروں میں پوجے جاتے ہیں۔"

عمرو عیار نے پتھر کی سل کو زور سے دبایا، مگر پتھر اپنی جگہ سے نہ ملا۔ نسطور بولا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں اس پتھر کو اکھاڑتا ہوں شاید اس کے پیچھے زکوٹا قید ہو۔"

نسطور نے اپنی انگوٹھی کو چوما اور زور سے پتھر کی سل پر ہاتھ مارا۔ پتھر اپنی جگہ سے پیچھے ہٹ گیا۔ اندر ایک زینہ نکل آیا۔ عمرو بولا۔

"یہ زینہ ضرور کسی خفیہ تہہ خانے میں جاتا ہے۔"

کامنی ناگن نے زور سے سانس لے کر کہا۔

"مجھے نیچے سے زکوٹا کی ہلکی ہلکی خوشبو آ رہی ہے۔"

"تو پھر نیچے چلو دوستو۔ جلدی کرو۔ زکوٹا ضرور کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے۔"

یہ کہہ کر نسطور زینے کی سیڑھیاں اترنے لگا۔ کامنی ناگن اور عمرو عیار اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ نیچے وہ سرنگ میں پہنچ گئے۔ یہ وہی سرنگ تھی جس کی کوٹھڑی میں کھوپڑی والا جالوت زکوٹا کو راکھشش پجاری کے پاس لے کر گیا تھا۔ کوٹھڑی میں پھیلی ہوئی زکوٹا کی ہلکی ہلکی خوشبو کو کامنی ناگن نے فوراً محسوس کر لیا اور کہنے لگی۔

"زکوٹا یہاں لایا گیا تھا؟"

"مگر وہ یہاں کیوں آیا اسے کون لایا تھا۔ پھر وہ یہاں سے کدھر چلا گیا؟"

یہ سوال عمرو عیار نے پوچھے، جس کے جواب میں نسطور نے کہا۔

"یہی تو ہمیں معلوم کرنا ہے۔"

سب نے مل کر کوٹھڑی کی ساری تلاشی لی۔ جگہ جگہ دیکھا، مگر انہیں وہاں کوئی چھوٹا سا سوراخ بھی نہ ملا۔ نسطور نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہمیں زکوٹا کو تلاش کرنے کے لئے کسی کالے علم والے جادوگر سے مشورہ لینا ہوگا' کیونکہ یہ سارا کام کالے علم کا ہے جو شیطانی علم ہوتا ہے۔"

تینوں سرنگ سے نکل کر واپس سرائے میں آگئے۔ نسطور کہنے لگا۔

"ہم واپس لاہور اپنے زمانے میں جانے کی فکر میں تھے اور یہاں زکوٹا ہی غائب ہوگیا ہے۔ ہمیں سب سے پہلے اسے ڈھونڈنا ہوگا۔"

عمروعیار نے کامنی ناگن سے کہا۔

"تم شیش ناگ سے کیوں نہیں پوچھتی؟ شاید اس کو معلوم ہو کہ زکوٹا کہاں ہے۔"

کامنی ناگن نے اس وقت ایک خاص منتر پڑھ کر شیش ناگ کو حاضری دی۔ وہ شیش ناگ کے دربار میں پہنچ گئی۔ اس نے شیش ناگ سے زکوٹا کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا۔

"زکوٹا اس وقت ہمالیہ کی پہاڑیوں میں مہاناگ کے مندروں کے آس پاس کسی جگہ ہے' مگر وہاں باہر کا کوئی سانپ یا ناگن نہیں جاسکتی۔ وہاں مہاناگ کی حکومت ہے۔ میں تمہیں بھی منع کروں گا کہ وہاں مت جانا' اگر تم گئیں تو میں تمہاری زندگی کا ذمے دار نہیں ہوں گا۔"

شیش ناگ کا دربار غائب ہوگیا۔ کامنی ناگن نے آنکھیں کھول دیں اور نسطور عمروعیار کو ساری بات بیان کردی۔

عمروعیار بولا۔

"جب ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ زکوٹا کوہ ہمالیہ کے مہاناگ مندروں

میں کسی جگہ پر موجود ہے تو پھر ہمیں اس کی مدد کو ضرور جانا چاہئے۔ کامنی ناگن کو ہم اس علاقے سے باہر ہی رکھیں گے اور خود مندروں میں جاکر زکوٹا کا سراغ لگائیں گے۔"

کامنی ناگن اور نسطور کو یہ تجویز پسند آئی۔ نسطور نے کہا۔

"ہمیں ملک ہندوستان کے شمالی علاقے میں جانا ہوگا' یہ سفر بڑا خطرناک ہے اور اس طرف شاید ہی کوئی قافلہ جاتا ہو۔"

کامنی ناگن کہنے لگی۔

"ہم سرائے سے معلومات حاصل کرتے ہیں کہ ہندوستان کو کوئی قافلہ جاتا ہے یا نہیں۔"

صبح ہوتے ہی نسطور نے سرائے کے مالک سے پوچھا۔

"بھائی صاحب! یہاں سے ملک ہندوستان کی طرف بھی قافلے جاتے ہیں کیا؟"

سرائے کا مالک بولا۔

"کیوں نہیں ہفتے میں ایک بار ایک قافلہ ہندوستان کو جاتا ہے۔"

نسطور نے کہا۔

"مگر ہمیں ہندوستان کے شمال میں کوہ ہمالیہ کے علاقے میں جانا ہے۔"

سرائے کا مالک کہنے لگا۔

"اس طرف کوئی قافلہ نہیں جاتا' کیونکہ وہ پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں برف گرتی ہے' قافلے صرف پاٹلی پتر شہر تک ہی جاتے ہیں۔ آگے آپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لوگوں کو خود بندوبست کرنا ہوگا۔"

نسطور کوٹھڑی میں واپس آگیا۔ کہنے لگا۔

"ہمارا قافلے کے ساتھ جانا اس لئے ضروری ہے کہ ہمیں سمت کا اندازہ نہیں ہے۔ ہم اگر ہوا میں اڑ کر بھی گئے تو راستہ بھٹک سکتے ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہندوستان کے شہر پاٹلی پتر تک قافلے کے ساتھ سفر کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہاں سے شمال کی جانب کوہ ہمالیہ کے علاقے میں اڑ کر پہنچ جائیں گے۔"

سب نے اس فیصلے کو پسند کیا۔

تین دن بعد ایک قافلہ سرائے کے میدان سے تیار ہوکر ملک ہندوستان کی طرف روانہ ہوگیا۔ نسطور، کامنی ناگن اور عمروعیار ا... قافلے میں عام مسافروں کی طرح سفر کررہے تھے۔ ان لوگوں کو ہم قا... کے ساتھ چھوڑ کر تھوڑی دیر کے لئے اپنے دوست زکوٹا جن کی طرف چ... ہیں اور دیکھتے ہیں کہ مہاناگ مندر کا پجاری زکوٹا کو غار کے اندر مرتبان میں بند کردینے کے بعد کیا کررہا ہے۔

راکھشش پجاری کو یہ معلوم تھا کہ زکوٹا کوہ قاف کا بڑا طاقتور جن ہے۔ وہ اس کی ساری طاقت چھین کر اپنی طلسمی طاقت میں شامل کرنا چاہتا تھا تاکہ اس کے پاس اتنی زیادہ طاقت آجائے کہ وہ ہندوستان کے سارے مہاناگ مندروں کا راجہ پجاری بن جائے اور سارے مندروں کے پجاری اس کے قبضے میں آجائیں۔ اس کام کے لئے ضروری تھا کہ زکوٹا کو دو دن

اور دو راتیں مرتبان میں بند رکھا جائے اور اس کے بعد اس کی طاقت حاصل کرنے کے لئے چلہ کیا جائے۔

چنانچہ دو دن اور دو راتوں کے بعد پجاری راکھشش نے بے ہوش زکوٹا کو مرتبان میں سے نکال لیا۔ وہ اسے مہاناگ مندر کے پیچھے ایک جھیل کے کنارے لے آیا۔ یہاں بڑے گھنے درخت تھے اور سارا علاقہ سنسان اور ویران تھا۔ کنارے پر درختوں کے درمیان ایک پتھر کی بارہ دری بنی ہوئی تھی۔ راکھشش پجاری نے بے ہوش زکوٹا کو بارہ دری کے فرش پر بالکل سیدھا لٹادیا۔ پھر خود اس کے سامنے بیٹھ گیا اور خاص طلسمی منتر پڑھنے شروع کردیئے۔ وہ سارا دن اور ساری رات وہاں بیٹھا منتر پڑھتا رہا۔ یہی اس کا چلہ تھا۔

تیسرے دن آدھی رات کے بعد راکھشش پجاری کے منتر پورے ہوگئے، وہ اٹھ کر جھیل پر گیا۔ پیالے میں پانی بھر کر لایا۔ پانی میں دس بار پھونک ماری اور سارا پانی زکوٹا کے جسم پر چھڑک دیا۔ زکوٹا جو پہلے سانس لے رہا تھا اب اس کا سانس رک گیا۔ راکھشش پجاری نے اس کی نبض دیکھی۔ نبض بہت ہی آہستہ چل رہی تھی۔ راکھشش پجاری بڑا خوش ہوا، اس کا چلہ کامیاب ہوگیا تھا۔ اس نے زکوٹا کے جسم کو دوبارہ ہاتھ لگایا تو خوشی سے اچھل پڑا۔ زکوٹا پتھر بن چکا تھا۔ راکھشش نے ایک بہت بڑے پتھر کو بڑی آسانی سے اٹھایا اور ہوا میں اچھال دیا۔ اس کے اندر زکوٹا کی طاقت آچکی تھی۔ راکھشش پجاری نے زکوٹا کے پتھریلے بت کو ایک ہاتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے اٹھایا اور جھیل میں ڈال دیا۔ زکوٹا پتھر بن کر بہت بھاری ہو گیا تھا۔ و
فوراً جھیل کے پانی میں ڈوب گیا اور نیچے جھیل کی تہہ میں جا لگا۔

راکھشش نے اپنے مندر میں آتے ہی مہاناگ کی بڑی پوجا کا اعلان کروا دیا۔ سارے مندروں کے پجاری وہاں جمع ہو گئے۔

سارا دن مہاناگ کی پوجا ہوتی رہی۔ شام کو راکھشش پجاری نے سارے مندروں کے پجاریوں کو جمع کیا اور بلند آواز میں کہا۔

"آج سے میں سارے مندروں کا مہا پجاری ہوں کیونکہ میری پاس تم سب سے زیادہ طاقت ہے۔ تم میں سے کوئی میرا مقابلہ نہیں کر سکتا' اگر کسی کو اعتراض ہے تو سامنے آ کر دیکھ لے۔"

اس کے بعد مہا پجاری راکھشش نے ایک بہت بڑی چٹان کو ہاتھ مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ پھر اس نے زکوٹا کی طرح زیبی نوف کا نعرہ لگایا اور ہوا میں اڑنے لگا۔ مندر کا چکر لگا کر وہ نیچے آ گیا اور پکارا۔

"کون ہے جو میری طاقت کا مقابلہ کرے گا؟"

سب پجاری ڈر گئے۔ انہوں نے سر جھکا دیا اور کہا۔

"بے شک تم مہا پجاری ہو اور آج سے تم ہمارے راجہ ہو۔ ہم تمہارے ہر حکم کی تعمیل کریں گے۔"

راکھشش پجاری اب مہا پجاری بن گیا۔ اس نے سارے مندروں کے جواہرات اور سونا چاندی منگوا کر اپنی کوٹھڑی میں رکھوا لیے' اور اعلان کروا دیا کہ آج کے بعد پوجا کرنے والے پہلے میرے مندر میں آئیں گے اور

سونا چاندی کا چڑھاوا چڑھائیں گے۔

زکوٹا جھیل میں پتھر بن کر ڈوبا ہوا تھا۔ راکھشش پجاری مہا پجاری بن کر سارے مندروں کا راجہ بن گیا تھا اور ادھر عمرو عیار' نسطور اور کامنی ناگن زکوٹا کی تلاش میں ایک قافلے کے ساتھ ہندوستان کی طرف سفر کرتے چلے آ رہے تھے۔ اب ہم اپنے ۱۹۹۴ء کے ماڈرن شہر لاہور میں واپس آتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ بل بتوڑی چڑیل اور جادوگر حامون خلائی چیف کے ساتھ مل کر دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے کیا سازش کر رہے ہیں۔

خلائی چیف نے شہر کے سب سے بڑے بنک پر ڈاکہ ڈالنے اور اس کا سارا سونا لوٹنے کا پروگرام طے کر لیا تھا۔ بل بتوڑی اور چڑیل کو انہوں نے خفیہ غار میں ہی رہنے کے لئے کہا اور خود اشکالی کو ساتھ لے کر بنک کی طرف چل پڑا۔ وہ عام انسانوں کے لباس میں تھے۔ راستے میں خلائی چیف نے اشکالی سے کہا۔

"اشکالی! ہمیں سونے کے علاوہ یہاں کے کرنسی نوٹوں کی بھی ضرورت ہو گی۔ اس لئے کچھ کرنسی نوٹ بھی لوٹ کر لانے ہوں گے۔"

اشکالی نے خلائی چیف کے اس خیال کی تائید کی اور کہا۔

"ہاں چیف! ہمیں روپوں کی سخت ضرورت پڑے گی۔"

شہر کے سب سے بڑے بنک کا پتہ حامون جادوگر نے انہیں دے دیا تھا۔ دونوں ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر بنک کے سامنے آئے اور ٹیکسی والے کو چھوڑ دیا۔ دن کا وقت تھا' بنک میں کافی رش تھا۔ خلائی چیف اور اشکالی کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پاس خلائی پستول موجود تھے۔ بنک میں داخل ہو کر انہوں نے ماحول کا جائزہ لیا۔ کھڑکیوں پر سلاخیں لگی تھیں۔ ان کے پیچھے کلرک وغیرہ کام کر رہے تھے۔ لوگ چیک دے کر پیسے لے رہے تھے اور رقمیں جمع بھی کروا رہے تھے۔ خلائی چیف نے دیکھا کہ ایک طرف اندر جانے کو راستہ بنا ہوا ہے مگر وہاں ایک گارڈ بندوق لئے کھڑا ہے۔

خلائی چیف نے اشکالی کو اشارہ کیا' دونوں چوکیدار کے پاس آکر اندر جانے لگے تو چوکیدار نے انہیں روک دیا۔ خلائی چیف نے ہنس کر کہا۔

"اگر تم ہمیں اندر نہیں جانے دو گے تو ہم غائب ہو کر چلے جائیں گے۔ کیا خیال ہے۔"

چوکیدار سمجھا کہ یہ کوئی پاگل ہیں۔ اس نے خلائی چیف کو دھکا دے کر پیچھے کردیا۔ خلائی چیف کو غصہ آگیا۔ اس نے اشکالی سے کہا۔

"اشکالی! اب ہم غائب نہیں ہوں گے۔ ان لوگوں کے سامنے رہ کر بنک لوٹیں گے۔"

چوکیدار نے بندوق تان لی اور شور مچادیا۔

"ڈاکو آگئے ہیں۔ خبردار! گولی مار دوں گا۔"

اسی وقت خزانچی نے خطرے کا الارم بجادیا۔ خلائی چیف نے چوکیدار کو پرے دھکا دیا تو چوکیدار نے فائر کھول دیا۔ دو گولیاں خلائی چیف کے سینے پر لگیں مگر وہ اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ اسے کچھ نہ ہوا۔ گولیاں اس کے جسم سے ٹکرا کر نیچے گر پڑیں۔ چوکیدار نے اشکالی پر فائر کردیا۔ اشکالی کو بھی کچھ

نہ ہوا۔ خلائی چیف نے بلند آواز میں کہا۔

"میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا۔ تم غریب آدمی ہو آگے سے ہٹ جاؤ۔"

چوکیدار ڈر کر پرے ہٹ گیا۔ بنک میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔ فائرنگ کی آواز سن کر لوگوں نے باہر کی طرف بھاگنا شروع کردیا تھا۔ گارڈ نے بڑے کمرے کا دروازہ بند کردیا۔ اس کمرے میں کرنسی نوٹوں کے صندوق اور وہ الماری تھی جس میں سونے کی اینٹیں رکھی ہوئی تھیں۔ خلائی چیف اور اشکالی نے اپنی اپنی خلائی گن نکال لی تھیں۔ وہ سیدھا بنک کے بڑے افسر کے پاس آگئے جو وہیں ایک بڑی میز کے سامنے کرسی پر بیٹھا تھا۔ وہ خوف زدہ تھا اور ٹیلی فون پر پولیس کو بلانے کے لئے بات کر رہا تھا۔ خلائی چیف نے ٹیلی فون اٹھا کر دور پھینک دیا اور خلائی پستول تان کر بولا۔

"ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ ہمیں صرف اتنا بتادو کہ سونا اور کرنسی نوٹوں کے صندوق کہاں ہیں؟"

بنک افسر نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔"

خلائی چیف نے ایک کرسی پر خلائی پستول کا فائر کردیا۔ پستول میں سے لیزر کی شعاع نکل کر کرسی پر گری اور کرسی ایک دھماکے سے آگ کے شعلوں میں تبدیل ہوگئی۔ خلائی چیف نے کہا۔

"میں تمہیں دو سیکنڈ دیتا ہوں۔ ایک ۔۔۔ دو"

بنک آفیسر نے جلدی سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"وہ سامنے کمرہ ہے۔"

خلائی چیف اور اشکالی بڑے آرام سے چلتے ہوئے سامنے والے کمرے کے پاس آگئے۔ کمرہ بند تھا۔ اس پر قفل لگا تھا۔ خلائی چیف نے خلائی پستول کا فائر کیا۔ دروازہ جل کر راکھ ہوگیا۔ دونوں اندر داخل ہوگئے۔ وہ صندوق کھول کھول کر دیکھنے لگے۔ صندوق ہزار ہزار پانچ پانچ سو اور سو سو روپے کے نوٹوں سے بھرے ہوئے تھے۔ اشکالی نے ایک الماری کھولی۔ اس میں سونے کی اینٹیں چمک رہی تھیں۔ اس نے خوش ہو کر کہا۔

"چیف! یہاں سونا موجود ہے۔"

"اوکے۔" خلائی چیف نے کہا اور دونوں سونے کی اینٹیں نکال نکال کر ایک خالی صندوق میں ڈالنے لگے۔ جب صندوق بھر گیا تو انہوں نے اسے کرنسی نوٹوں والے صندوق کے اوپر رکھ دیا۔ اتنے میں وہاں پولیس آگئی اور پولیس کے سپاہیوں نے ایک دم سے فائر کھول دیا۔ گولیاں اشکالی اور خلائی چیف پر تڑ تڑ برسنے لگیں۔

○☆○

خلائی مخلوق کا پہلا دھماکہ

مگر ان دونوں خلائی انسانوں پر ایک بھی گولی کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔ خلائی چیف نے اپنی خلائی پستول کا رخ اس طرف کردیا جس طرف سے پولیس فائر کررہی تھی۔ پستول میں سے شعاع نکلی اور دھماکے کے ساتھ پولیس کے چاروں سپاہی جل کر راکھ ہوگئے۔ سب لوگ یہ دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اشکالی اور خلائی چیف نے دونوں صندوق سامنے رکھ لئے اور جیب سے ایک چھوٹی سی ڈسک نکالی جس پر نمبر لکھے ہوئے تھے۔ یہ خلائی نمبر تھے، وہ نمبروں پر انگلیاں چلانے لگا۔ جب نمبروں کا ایک خاص لفظ بن گیا تو دونوں صندوق غائب ہوگئے۔

خلائی چیف نے مسکرا کر کہا۔

"اشکالی! سونے اور کرنسی نوٹوں کے صندوق فضا میں ایٹمی ذرات کی شکل میں گردش کرنے لگے ہیں۔ اب ہم انہیں اپنے غار میں جاکر پھر سے واپس ایک جگہ جمع کریں گے۔ چلو ہمارا پہلا مشن کامیاب ہوگیا ہے۔"

دونوں بنک سے باہر نکل آئے۔ سارا بنک خالی ہوگیا تھا۔ باہر لوگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ادھر ادھر چھپے ہوئے تھے۔ اچانک پولیس کی ایک گاڑی میں سے ان
فائرنگ ہونے لگی۔ گولیاں اشکالی اور خلائی چیف کے جسموں سے ٹکرا
کر گرتی رہیں۔ خلائی چیف نے کہا۔

"میرا خیال ہے اب ہمیں غائب ہو کر واپس جانا ہوگا۔"

"او کے چیف!" اشکالی نے جواب دیا۔

دونوں نے اپنے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا اور پولیس اور دوسرے لوگو
کے سامنے ایک دم غائب ہو گئے۔ وہاں شور مچ گیا کہ جن بھوتوں نے بنک
لوٹ لیا ہے۔ کوئی کہتا کہ کسی سیارے کی مخلوق نے حملہ کر دیا ہے۔ کوئی
کہ کسی ملک کے جادوگر آ گئے ہیں۔

غار میں بل بتوڑی اور حامون جادوگر بے چینی سے ٹہل رہے تھے
جادوگر حامون کہہ رہا تھا۔

"بل بتوڑی ناساں چوڑی! ذرا سوچ آخر یہ خلائی لوگ ہمیں اپ
ساتھ کیوں نہیں لے کر گئے۔"

بل بتوڑی نے چیخ مار کر کہا۔

"حامون! مجھے تو لگتا ہے کہ یہ ہمیں بے وقوف بنا رہے ہیں۔ یہ اپ
کام نکال کر ہمیں دھتکار کر خود ساری دنیا پر حکومت کرنے لگیں گے، او
ہمیں کچھ بھی نہیں ملے گا، ہم سامری کے تخت پر نہیں بیٹھ سکیں گے۔"

حامون جادوگر نے غصے میں آ کر کہا۔

"بل بتوڑی! اگر انہوں نے ہمیں دھوکا دیا تو سامری جادوگر کی قسم

میں انہیں ایسی سزا دوں گا کہ ساری عمر یاد رکھیں گے۔ اگر یہ خلائی مخلوق
ہے تو میں بھی حامون جادوگر ہوں۔ کوئی پتلون جادوگر نہیں ہوں۔"

اتنے میں اچانک خلائی چیف اور اشکالی ظاہر ہو گئے۔ چیف نے جادوگر
حامون کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا۔

"مشن پورا ہو گیا۔ مبارک ہو۔"

جادوگر نے پوچھا۔

"بنک لوٹ لیا؟"

"ہاں۔" اشکالی نے کہا۔

جادوگر حامون بولا۔

"دولت کہاں ہے؟ تم دونوں تو خالی ہاتھ واپس آئے ہو۔"

خلائی چیف نے کہا۔

"اندر کوٹھڑی میں آؤ۔"

وہ سب غار کی پچھلی کوٹھڑی میں آ گئے۔ جادوگر حامون بولا۔

"کوٹھڑی تو خالی ہے۔"

خلائی چیف کہنے لگا۔

"ابھی تمہارے سامنے لوٹا ہوا مال آ جائے گا۔"

اس کے ساتھ ہی خلائی چیف نے ڈسک نکال کر اس کے نمبر ملا کر
ایک خاص لفظ بنایا، اور دونوں صندوق ایک دم سامنے آ گئے۔ خلائی چیف
نے جادوگر حامون سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"صندوق کھول کر دیکھو"

جادوگر حامون اور بل بتوڑی نے صندوق کھولے تو ایک صندوق کرنسی نوٹوں اور دوسرا صندوق سونے کی اینٹوں سے بھرا ہوا تھا۔

دونوں خوشی سے اچھل پڑے۔

"ارے واہ میرے خلائی خالو! میرے خلائی چیف تم نے تو کمال کردیا۔ بس اب اسی طرح اس ملک کا سارا سونا سارے کرنسی نوٹ لاکر میرے غار میں جمع کردو، اور اس ملک کو دیوالیہ کردو، اس کے بعد ہم دوسرے ملک کو دیوالیہ کریں گے، پھر دنیا کے سارے ملکوں کی دولت اکٹھی کرلیں گے اور پھر دنیا پر قبضہ کرلیں گے۔"

خلائی چیف بولا۔

"ایسا ہی ہوگا۔ اب میں اور اشکالی اس ملک کے تمام شہروں، دریاؤں، پہاڑوں کا ایک جائزہ لینے جارہے ہیں۔ ہم فضاء میں غائب ہوکر پرواز کرکے یہ جائزہ لیں گے، اتنی دیر میں تم یہیں پر رہنا۔ ہم اسی جگہ واپس آئیں گے، اور ہاں سونے اور کرنسی نوٹوں کے صندوق کی حفاظت کرنا۔ اوکے۔ ہم جاتے ہیں۔"

خلائی چیف اور اشکالی نے اپنے اپنے سینے پر ہاتھ رکھے اور غائب ہوگئے۔ ان کے جاتے ہی بل بتوڑی کہنے لگی۔

"حامون! مجھے لگتا ہے کہ یہ دونوں ساری دنیا کے بادشاہ اور ملکہ بن جائیں گے اور ہمیں کچھ نہیں ملے گا۔ یہ سامری کی جادونگری پر بھی خود ہی

قبضہ کرکے بیٹھ جائیں گے۔"

حامون جادوگر نے غصے میں کہا۔

"تو فکر کیوں کرتی ہے۔ میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ ان کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھوں گا جہاں انہوں نے کوئی دھوکہ کیا انہیں اپنے طلسمی منتروں سے نیست و نابود کردوں گا۔"

بل بتوڑی نے صندوق کھول کر کہا۔

"کتنی چمکدار سونے کی اینٹیں ہیں۔"

حامون جادوگر نے چیخ کر کہا۔

"ہم سامری کی جادونگری کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔"

اور وہ سونے کی اینٹیں گننے لگے۔

دوسرے دن شہر کے سارے اخباروں میں بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ خبر چھپ گئی کہ خلائی مخلوق نے بنک لوٹ لیا۔ ان پر گولی اثر نہیں کرتی۔ چار سپاہی ان کی خلائی گن سے جل کر راکھ ہوگئے۔ شہر میں شور مچ گیا۔ پولیس کو خبردار کردیا گیا۔ سارے شہر کو گھیرے میں لے کر خلائی مخلوق کی تلاش شروع ہوگئی۔ یہ خبر شہر سے دور ایک پرانی خانقاہ میں بیٹھے ہوئے سبزپوش درویش کو بھی اس کے مرید نے پڑھ کر سنائی اور کہا۔

"مرشد! یہ خلائی مخلوق ہمارے ملک کو تباہ کرنے آئی ہے۔"

سبزپوش درویش تسبیح پھیرتے ہوئے اس وقت خدا کی عبادت کررہا تھا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

''اللہ اس ملک کی حفاظت کرے گا۔ ہمیں اس ملک کی سلامتی امن و امان کی حفاظت کرنے کی ذمے داری سونپی گئی ہے۔ ہم اپنے فرض سے غافل نہیں رہیں گے۔ ہم اپنا فرض ادا کریں گے اور اپنے ملک کی خلق خدا کو خلائی مخلوق کی تباہی سے بچائیں گے۔''

مرید نے کہا۔

''مرشد! یہ کام ابھی سے شروع ہو جانا چاہیے۔''

سبز پوش درویش نے کہا۔

''مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم کا انتظار ہے۔''

اس وقت خلائی چیف اور اشکالی غائب ہو کر فضا میں پرواز کر رہے تھے۔ انہوں نے نیچے پرواز کر کے پہاڑوں' دریاؤں' دریا کے پلوں اور ڈیم کو بھی دیکھا۔ پھر بلند ہو کر اوپر آسمان کی بلندی پر آ گئے۔ خلائی چیف کہنے لگا۔

''اشکالی! یہ ملک کافی ترقی یافتہ ہے۔ ہمیں دنیا کے اور ملک بھی دیکھنے چاہئیں' کیونکہ ہمیں ساری زمین پر قبضہ کرنا ہے اور دنیا فتح کرنے سے پہلے اس دنیا کے سارے ملکوں کا ایک چکر لگانا ضروری ہے۔''

اشکالی نے کہا۔

''شمال مغرب کی طرف چلتے ہیں۔''

اور دونوں ہوائی جہاز کی رفتار سے سو گنا تیز رفتار کے ساتھ غیبی حالت میں فضاء میں پرواز کرنے لگے۔ اسی رفتار سے پرواز کرتے ہوئے

فرانس پہنچ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک جیٹ جہاز پرواز کرتا پہاڑوں کے اوپر جا رہا تھا۔ خلائی چیف نے کہا۔

''دیکھو اشکالی ان لوگوں کے جہاز کتنے پرانے ہیں' بالکل گول ڈبوں کی طرح ہیں۔ یہ لوگ تو سائنس میں ہم سے بہت پیچھے ہیں۔ آؤ ذرا اس جہاز کا تماشہ دیکھتے ہیں۔''

دونوں غیبی حالت میں اڑتے ہوئے جیٹ جہاز کے اوپر آ گئے۔ پھر خلائی چیف نے زور سے ہاتھ مار کر جیٹ ہوائی جہاز کا ایک انجن توڑ دیا۔ انجن میں آگ بھڑک اٹھی۔ جہاز کے اندر کاک پٹ میں بیٹھے ہوئے پائلٹ نے اس وقت بٹن دبایا' انجن کی آگ اپنے آپ بجھ گئی۔ جہاز میں مسافر گھبرا گئے۔ کیپٹن نے اعلان کیا۔

''خواتین و حضرات! گھبرانے کی ضرورت نہیں انجن میں خرابی پیدا ہو گئی تھی۔ ہم نے انجن کی آگ بجھا دی ہے۔ ہمارے باقی تین انجن چل رہے ہیں۔ ہم حفاظت سے اپنی منزل پر پہنچ جائیں گے۔''

خلائی چیف اور اشکالی جہاز کے اندر آ گئے۔ وہ سب کو دیکھ رہے تھے' انہیں کوئی نہیں دیکھ رہا تھا۔ جہاز میں سب یورپ کے گورے گورے مسافر بیٹھے تھے۔ اشکالی نے کہا۔

''چیف! یہاں کے لوگ بڑے گورے ہیں۔''

''ہاں۔'' چیف بولا۔ ''مگر ان کا سارا سامان دقیانوسی ہے۔ دیکھو کرسیاں کتنی پرانی پرانی ہیں۔ میرا خیال ہے ہمیں اس جہاز کو تباہ کر دینا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاہیے۔"

اشکالی نے کہا۔

"ہاں میرا بھی یہی خیال ہے۔ آخر ہم دنیا میں تباہی پھیلا کر ہی
قبضہ کریں گے۔"

دونوں سنگ دل اور ظالم تھے۔ انہیں کسی مسافر پر رحم نہ آیا۔
چیف کاک پٹ میں آگیا۔ اس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اشکالی بھی
آگئی۔ انہوں نے جہاز کی سٹک کو نیچے دبادیا۔ جہاز کی نوک ایک دم ز
طرف ہوگئی اور وہ سات سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے نیچے گرنے لگا۔
میں کہرام مچ گیا۔ پائلٹ مے ڈے مے ڈے کا ایمرجنسی سگنل دینے لگا
سٹک کو اوپر اٹھانے کے پورا زور لگا رہا تھا' مگر سٹک اوپر نہیں آرہی
اسے خلائی چیف نے پاؤں سے دبا رکھا تھا اور اس کی طاقت پائلٹ
طاقت سے ایک ہزار گناہ زیادہ تھی۔ جہاز نوک کی سیدھ نیچے ہی نیچے
تھا۔ مسافروں کی چیخ و پکار گونج رہی تھی' اور پھر جہاز ایک زبردست د
کے ساتھ زمین سے ٹکرا گیا اور اس میں آگ بھڑک اٹھی۔ اس آگ
سے خلائی چیف اور اشکالی مسکراتے ہوئے غیبی حالت میں باہر نکل آئے
خلائی چیف نے کہا۔

"ان لوگوں کے ہوائی جہاز بڑے بھاری ہوتے ہیں۔"

اشکالی بولی۔

"یہ سائنس کے میدان میں ہم سے بہت پیچھے ہیں۔ ہم بڑی آ

سے ان پر قبضہ کرلیں گے۔"

ان میں سے کسی کو ایک لمحے کے لئے بھی یہ احساس نہیں ہوا تھا کہ انہوں نے دو سو ستر مسافروں اور عملے کے تیرہ آدمیوں کو ہلاک کر ڈالا ہے۔ دونوں وہاں سے پرواز کرگئے۔ اڑتے اڑتے خلائی چیف نے کہا۔

"آگے کوئی بڑا شہر آرہا ہے"

یہ بڑا شہر فرانس کا دارالحکومت پیرس تھا۔ پیرس میں جہاز کی تباہی کی خبر پہنچ چکی تھی' مگر شہر کی رونقیں اس طرح جاری تھیں۔ خلائی چیف اور اشکالی شہر میں اتر آئے تھے۔ وہ اب ظاہر ہوگئے ہوئے تھے اور عام لباس میں تھے' یعنی خلائی چیف نے کوٹ پتلون پہنا ہوا تھا اور اشکالی شلوار قمیض میں تھی۔ وہ بازار میں چل رہے تھے۔ کوئی ان کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ ہر کوئی اپنے اپنے دھیان میں چلا جارہا تھا۔

اشکالی کہنے لگی۔

"یہ لوگ گورے چٹے ہیں۔ یہاں کی عورتوں کے بال سنہری ہیں۔ یہ بڑا میک اپ کرتی ہیں۔"

خلائی چیف بولا۔

"یہ سیارہ زمین کا مغربی حصہ ہے۔ یہاں موسم سرد ہوتا ہے۔ اس وجہ سے یہ لوگ کالے نہیں ہیں اور دیکھو ان کی عمارتیں بھی خوبصورت ہیں۔"

اشکالی کو غصہ آگیا۔ کہنے لگی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ لوگ ہماری طرف دیکھتے تک نہیں، کیا انہیں پتہ نہیں کہ ہم کتنے طاقتور ہیں اور اگر چاہیں تو ان کی بلڈنگوں کو آگ لگا سکتے ہیں؟"

خلائی چیف بولا۔

"میرا خیال ہے انہیں تھوڑی سی اپنی طاقت دکھادینی چاہئے۔ چلو غائب ہوجاتے ہیں۔

دونوں کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے اپنے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تو ایک گوری میم نے ان کی طرف ایک لمحے کے لئے دیکھا اور پھر تیز تیز قدموں سے آگے چل دی۔ اتنی دیر میں دونوں غائب ہوچکے تھے۔ غائب ہوتے ہی دونوں ایک اونچی بلڈنگ کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ غائب ہونے کے باوجود وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ اشکالی نے کہا۔

"ریڈی چیف؟"

"یس اشکالی! میں پہلی منزل کو اور تم آخری منزل کو نشانہ بناؤں گی۔"

"یس چیف!"

اور دوسرے لمحے پہلے اشکالی کے خلائی پستول سے ایک قاتل شعاع نکل کر ماڈرن بلڈنگ کی آخری منزل سے جاکر ٹکرائی۔ ایک دھماکے کے ساتھ بلڈنگ کی آخری منزل شعلوں میں لپٹ گئی، اس کے ساتھ ہی خلائی چیف کی پستول سے نکلی ہوئی شعاع نے بلڈنگ کی پہلی منزل کو آگ کے شعلوں میں بدل دیا۔ عورتیں چیخیں مارتی بھاگیں۔ بلڈنگ ساری کی ساری شعلوں میں تبدیل ہوگئی تھی اور دھڑا دھڑ جل رہی تھی۔ کچھ لوگ جلتی

بلڈنگ میں سے کود گئے، وہ نیچے گرتے ہی سڑک سے ٹکرا کر مرگئے، آگ بجھانے والے انجن شور مچاتے پہنچ گئے، مگر ان کے پہنچنے سے پہلے پہلے ساری بلڈنگ تباہ ہوچکی تھی اور اس کے اندر کے لوگ جن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی تھی جل بھن کر راکھ ہوگئے تھے۔ خلائی چیف اور اشکالی سامنے فٹ پاتھ پر ایک طرف کھڑے اپنی لائی ہوئی تباہی کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔

اشکالی نے کہا۔

"چیف! اس بلڈنگ نے جلنے میں دیر کیوں کی ہے؟ کہیں ہمارے خلائی پستولوں میں کوئی خرابی تو پیدا نہیں ہوگئی؟"

خلائی چیف بولا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بلڈنگ میں سخت میٹریل استعمال ہوا تھا۔ چلو کسی دوسری جگہ اپنے پستولوں کو ٹیسٹ کرتے ہیں۔"

وہ دونوں پیرس کے بازاروں میں پھرتے پھراتے ایک لوہے کے پل کے پاس آگئے۔ یہ پل سٹیل کا بنا ہوا تھا اور دو سڑکوں کے اوپر بنا ہوا تھا۔ پل پر سے اِس وقت میں کتنی ہی کاریں گزر رہی تھیں۔ خلائی چیف نے کہا۔

"اس پل پر میں اپنی خلائی پستول ٹیسٹ کروں گا تم فائر نہ کرنا۔"

اور دو سو گز کے فاصلے پر کھڑے ہوکر خلائی چیف نے پل کے درمیانی حصے پر فائر کردیا۔ خلائی شعاع بجلی کی طرح نکل کر پل سے ٹکرائی اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دھماکے کے ساتھ پل کا درمیانی حصہ اڑگیا اور کتنی ہی کاریں نیچے سڑک دوسری کاروں پر گریں اور چکنا چور ہوگئیں۔ لوگ کاروں میں دب چیخ وپکار کی آوازیں آنے لگیں۔ خلائی چیف نے کہا۔

"اشکالی اب تم اپنا پستول ٹیسٹ کرو۔"

اشکالی نے بھی انسانی ہمدردی کا ذرا سا بھی خیال کئے بغیر بڑی رحمی کے ساتھ پل کے نیلے دروازے پر فائر کردیا۔ پل ایک طرف سارے کا سارا اڑگیا۔ اس کے ساتھ ہی خلائی چیف نے پل کے دوسر دروازے پر فائر کیا اور سارے کا سارا پل اڑگیا۔ سب کاریں سڑک پ کر تباہ ہوگئیں' نہ جانے کتنے آدمی' عورتیں اور بچے ان کے نیچے مرگئے۔ لوگ اس طرف دوڑے۔

خلائی چیف نے ہنس کر کہا۔

"ہمارے خلائی پستول بالکل ٹھیک ہیں۔ اس زمینی سیارے کی ف ہماری خلائی شعاعوں کے لئے بڑی مفید ہیں۔ ذرا بھی رکاوٹ نہیں ہوتی' چلو۔ اب کسی اور طرف جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو ہلاک کرنے ا عمارتوں اور پلوں کو تباہ کرنے میں کتنا مزا آتا ہے۔ اب تو ہم اس زمین قبضہ کرنے والے ہیں۔"

اشکالی نے کہا۔

"چیف! میرا خیال ہے ہمیں لوگوں کو ہلاک کرنا چاہئے۔ بلڈنگوں ا پلوں کو اسی طرح رہنے دیں۔ آخر ہمیں ان کی ضرورت پڑے گی۔"

"ویس اشکالی! تم نے ٹھیک مشورہ دیا ہے۔ چلو کچھ لوگوں پر اپنے خلائی پستول ٹیسٹ کرتے ہیں۔ لاہور والے بنک کو لوٹتے وقت تو ہمارے فائر سے سپاہی ایک سیکنڈ میں جل کر راکھ بن گئے تھے۔ دیکھتے ہیں یہاں کے گورے لوگ کتنی دیر لگاتے ہیں۔"

چلتے چلتے انہوں نے ایک کلب دیکھی جس کے اندر سے موسیقی کی آواز آرہی تھی۔ اس کلب میں عورتیں اور مرد ڈانس کررہے تھے۔ خلائی چیف اور اشکالی کلب کے اندر داخل ہوکر دروازے کے پاس کاؤنٹر کے قریب کھڑے ہوگئے۔ وہ غیبی حالت میں تھے۔ انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ فرانس کی خوبصورت عورتیں بڑے موڈ میں ڈانس کررہی تھیں۔ مرد بھی ڈانس کرتے ہوئے گانا گارہے تھے۔

اشکالی نے کہا۔

"اوکے باس! شروع ہوجائیں۔"

ایک دم سے دونوں کی خلائی پستولوں سے قاتل شعائیں نکل کر ڈانس کرتی عورتوں اور مردوں پر گریں اور دھماکے ہوئے اور دیکھتے دیکھتے ان کے جسم جل بھن کر راکھ بن گئے۔ ہر طرف کلب میں بھگدڑ مچ گئی۔ اشکالی اور خلائی چیف اوپر تلے فائر کررہے تھے۔ کلب میں جتنے آدمی اور عورتیں ڈانس کررہی تھیں' ساری کی ساری جل کر راکھ ہوگئیں۔ کلب کے اندر آگ بھڑک اٹھی اور پردے اور دیواروں پر لگی تصویریں اور کرسیاں اور میزیں سب جلنے لگیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

"اوکے اشکالی! سب ٹھیک ہے۔ ہمارے خلائی پستول ہماری مرضی کے مطابق کام کررہے ہیں۔"

"یس چیف!"

وہ بھڑکتے ہوئے شعلوں میں سے نکل کر باہر آ گئے۔ باہر بازار میں لوگ خوف زدہ ہوکر جمع ہوگئے تھے۔ دور سے فائر بریگیڈ کے انجن کی آواز آنے لگی۔ خلائی چیف اور اشکالی وہاں سے آگے چلے گئے۔ آگے ریلوے لائن تھی۔ دور سے ریل گاڑی چلی آرہی تھی۔ خلائی چیف نے کہا۔

"یہ ان لوگوں کی ٹرین ہے۔ آؤ اس پر بھی خلائی پستول آزماتے ہیں۔"

دونوں ریلوے لائن سے ہٹ کر گھات لگاکر کھڑے ہوگئے۔ جونہی ریل گاڑی ان کے سامنے سے گزرنے لگی انہوں نے فائر کھول دیا۔ خلائی شعاعوں نے ریل گاڑی سے ٹکرا کر ان کو دھماکوں سے اڑادیا۔ ڈبے الٹ گئے۔ انجن تباہ ہوگیا۔ ہر طرف آگ ہی آگ بھڑک اٹھی' ہر طرف انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

دونوں سنگ دل خلائی انسان ہنستے ہوئے وہاں سے چل دیئے۔

○☆○

پراسرار ماتا ناگنی

دونوں ایک بازار کے چوک میں آکر فضا میں بلند ہوگئے۔

انہوں نے ہوا میں اڑنا شروع کردیا۔ اڑتے اڑتے خلائی چیف نے کہا۔

"ہمیں واپس اپنے اڈے پر چلنا چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے ہم اسی شہر سے اپنے حملوں کا سلسلہ شروع کرتے ہیں جہاں ہم نے بل بتوڑی اور حامون جادوگر کے غار میں اپنا خفیہ اڈہ بنایا ہے۔ اس ملک میں اور اس کے آس پاس کے ملکوں کو اپنا نشانہ بناتے ہیں۔ اس کے بعد مغرب کے شہروں میں آکر انہیں فتح کرلیں گے۔"

اشکالی نے کہا۔ "اچھا خیال ہے' مگر چیف! ہمیں جادوگر حامون اور چڑیل بل بتوڑی کی کیا ضرورت ہے؟ ہم ان کے بغیر بھی زمین پر قبضہ کرسکتے ہیں۔"

خلائی چیف نے کہا۔

"ہمیں احتیاط کے طور پر کچھ مدت کے لئے انہیں اپنے ساتھ ملاکر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رکھنا ہوگا' کیونکہ ہمارے پاس پورا خلائی سامان اور پوری لیبارٹری موجود نہیں ہے' اگر کسی وقت ہماری کوئی طاقت کمزور ہوگئی تو پھر ہمیں اس جادوگر اور بل بتوڑی چڑیل سے کام لینا پڑے گا۔"

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔" اشکالی نے ہاں میں ہاں ملائی۔

دونوں بجلی کی رفتار کے ساتھ ہوا میں پرواز کرتے ہوئے واپس لاہور شہر کے باہر اپنے خفیہ غار میں آگئے۔ اس وقت بل بتوڑی اور حامون جادوگر سونے کی اینٹوں کو واپس صندوق میں بند کر رہے تھے۔ خلائی چیف نے پوچھا۔

"یہ تم کیا کر رہے تھے؟"

حامون جادوگر نے فوراً ہاتھ جھاڑ کر کہا۔

"میرے آقا! ہم سونے کی اینٹوں کو گن رہے تھے کہ کہیں کوئی اینٹ کم تو نہیں ہے۔"

بل بتوڑی نے ہنس کر کہا۔

"اور ہم یہ بھی دیکھ رہے تھے کہ کہیں ان میں کوئی نقلی اینٹ تو نہیں آگئی؟"

"یہ سب اصلی ہیں نا؟؟"

خلائی چیف نے پوچھا۔

"یس خلائی خالو! بالکل اصلی پالے کا سونا ہے ایسا سونا تو کہیں ملتا ہی نہیں۔"

خلائی چیف بولا۔

"ہم نے آدھی دنیا کا چکر لگالیا ہے۔ دوسرے ملکوں کے لوگوں کو بھی دیکھ آئے ہیں۔"

حامون جادوگر نے کہا۔

"خلائی خالو! وہ لوگ تو چٹکی بجاتے ہی ہمارے قابو میں آجائیں گے۔ ان کے پاس نہ تو کوئی جادوگر ہے نہ چڑیل اور وہ کوئی طلسم بھی نہیں جانتے۔ ہمارے ملک میں تو ایک سے ایک بڑی چڑیل رہتی ہے۔"

اشکالی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم بڑی جلدی دنیا پر قبضے کا مشن شروع کرنے والے ہیں۔ تم لوگوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ آئندہ ان صندوقوں کو ہاتھ نہ لگانا۔"

حامون جادوگر نے اپنے ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مار کر کہا۔

"خلائی خالہ اشکالی! میں کیا کروں۔ یہ کم بخت میرا ہاتھ میرے کہنے میں نہیں۔ آپ فکر نہ کریں' اب میں اس کمینے ہاتھ کو ہاتھ نہیں لگانے دوں گا۔"

خلائی چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب تم لوگ غار میں باہر جاکر بیٹھو۔ ہمیں کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔"

"اچھا خلائی خالو جی!۔" "چلو بل بتوڑی باہر چلیں۔ خلائی خالو میٹنگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرنے والے ہیں۔"

جادوگر حامون اور بل بتوڑی کوٹھڑی سے نکل گئے۔ اشکالی اور خلا
چیف بیٹھ کر غور کرنے لگے کہ وہاں خلائی لیبارٹری قائم کی جائے یا فرا
کے کسی شہر میں۔ اشکالی نے کہا۔

"فرانس میں ہمیں سائنسی آلات مل جائیں گے' وہ ملک اس ملک
مقابلے میں ترقی یافتہ ہے۔ یہاں ہمیں کچھ نہیں ملے گا۔"

خلائی چیف نے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ فرانس سائنس میں بہت آگے ہے۔
وہاں ہمیں اپنی لیبارٹری کے لئے سازوسامان آسانی سے مل جائے گا' تو ب
چلو ایک بار پھر فرانس چلتے ہیں اور وہاں کی پہاڑ میں کوئی ایسی خفیہ جگ
تلاش کرتے ہیں' جہاں ہم اپنی لیبارٹری تیار کر سکیں۔ ہمارے لئے فاصل
کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ ہم دو منٹ میں فرانس سے یہاں پہنچ جائیں گے۔
ویسے ہم دنیا فتح کرنے کی مہم کا آغاز یہاں سے ہی شروع کریں گے' کیونک
میرا اندازہ ہے کہ یہاں کے لوگ بھولے بھالے ہیں۔ یہ بڑی جلدی
ہمارے قابو میں آجائیں گے۔"

دونوں کوٹھڑی سے نکل آئے۔ بل بتوڑی اور حامون جادوگر باہر غار
میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ خلائی چیف نے کہا۔

"ہم ایک اور ضروری کام سے جا رہے ہیں۔ جلدی واپس نہ آئے تو
فکر نہ کرنا' اور ہاں ہمارے صندوقوں کی حفاظت کرنا۔"

"اوکے چیف! اوکے خلائی خالو!"

جادوگر حامون نے بڑے ادب سے کہا۔ اشکالی اور خلائی چیف نے
اپنے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا اور غائب ہوگئے۔ ان کے غائب ہوتے ہی
جادوگر حامون اٹھ کھڑا ہوا اور غصے میں آکر بولا۔

"اب سامری کی دنیا پر ہمارا قبضہ ہوگا۔ میں سامری کے تخت پر بیٹھوں
گا اور تم میری ملکہ ہوگی۔"

بل بتوڑی خوشی سے چیخ مار کر بولی۔

"میں ملکہ بنوں گی۔ میں ملکہ بنوں گی۔"

جادوگر حامون نے کہا۔

"اب ہمیں سامری کو طلسمی انگوٹھی واپس کرنے کی کوئی ضرورت
نہیں ہے۔ میں اب اس کا نوکر نہیں ہوں۔"

ایک دم سے ایک جن نمودار ہوا اور بولا۔

"حامون! تجھے سامری نے یاد کیا ہے۔ چل ابھی میرے ساتھ چل۔
بل بتوڑی تو بھی چل۔"

حامون جادوگر ڈر کر سہم گیا۔

"اچھا جی! سامری جی نے بلایا ہے تو جانا ہی پڑے گا۔ چل بل بتوڑی
تو بھی چل۔"

مگر دل میں کہنے لگا۔ جتنا مجھ پر حکم چلانا ہے چلالے سامری! اس کے
بعد تو میرا غلام ہوگا اور میں تیرا آقا ہوں گا۔ اس کے بعد بل بتوڑی'

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حامون اور جن تینوں غائب ہوگئے۔

ان تینوں کو سامری کے محل کی طرف اور خلائی چیف اور اشکالی کو ملک فرانس کی طرف جاتا چھوڑ کر ہم واپس عمرو عیار، نسطور اور کامئی ناگن کی طرف چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔

دوستو! آپ کو یاد ہوگا کہ کوہ ہمالیہ کے مہاناگ کے مندر کے پجاری راکھشش نے زکوٹا کی طاقت چھین کر اپنے اندر جذب کرلی تھی۔ وہ سارے علاقے کے مندروں کا راجہ پجاری بن گیا تھا، اور اس نے زکوٹا کو پتھر کا بت بنا کر مندر کے پیچھے ایک جھیل میں ڈبو دیا تھا، جبکہ دوسری طرف عمرو عیار، کامئی ناگن اور نسطور ایک قافلے کے ساتھ سفر کرتے زکوٹا کی تلاش میں ملک ہندوستان کی طرف چلے آرہے تھے۔ انہیں شیش ناگ نے بتایا تھا کہ زکوٹا کوہ ہمالیہ کے مندروں میں کسی جگہ قید پر ہے۔ اس سے آگے شیش ناگ کچھ نہیں بتاسکا تھا۔

قافلہ کئی دنوں کے بعد ہندوستان کے شمال میں ایک شہر پہنچ گیا۔ یہاں سے عمرو عیار، نسطور اور کامئی ناگن نے پتہ کیا کہ کوہ ہمالیہ کے مندر کہاں ہیں۔

انہیں بتایا گیا کہ یہ مندر اوپر ہمالیہ کے پہاڑیوں کے دامن میں ہیں، چنانچہ عمرو عیار، نسطور اور کامئی ناگن غائب ہوکر ہوا میں اڑتے ہوئے ہمالیہ کی پہاڑیوں کی طرف چل دیے۔ غائب ہوکر اڑتے ہوئے ان کی رفتار

ی بڑی تیز ہوجاتی تھی، چنانچہ وہ شام ہونے سے پہلے پہلے کوہ ہمالیہ کے لاقے میں پہنچ گئے۔ یہاں ہر طرف پہاڑیاں ہی پہاڑیاں تھیں۔ ہمالیہ کی ونچی پہاڑیوں پر برف جمی ہوئی تھی، نیچے پہاڑیوں کے دامن میں کہیں کہیں مندروں کے کلس غروب ہوتے سورج کی روشنی میں چمک رہے تھے۔

سطور نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمرو بھائی! میرا خیال ہے یہی مہاناگ کے مندر ہیں۔"

کامئی بولی۔

"ہاں! مجھے یہاں سانپوں کی بو محسوس ہورہی ہے۔"

عمرو بولا۔

"مگر کامئی بہن! تمہیں بڑا محتاط رہنا پڑے گا، کیونکہ شیش ناگ نے مہیں منع کیا ہے کہ مہاناگ کے سانپوں کے قریب بھی مت جانا۔ وہ تم سے زیادہ زہریلے اور طاقت ور ہیں۔"

"ہاں عمرو! میں جانتی ہوں۔ مہاناگ ایک شیطانی سانپ ہے۔ اس کے سارے سانپ ایسے ہی ہیں۔ تم فکر نہ کرو، مگر ہمیں اپنے بھائی زکوٹا کو بھی ھونڈنا ہے، اس کے لئے تو ہم ہر قسم کا خطرہ مول لینے کو تیار ہیں۔"

نسطور عمرو اور کامئی آہستہ آہستہ اترتے ہوئے نیچے ایک وادی میں گئے۔ یہاں پہاڑیوں کی ڈھلانوں پر سنہری دھوپ میں کھیت اور کہیں کہیں ندر دکھائی دے رہے تھے۔ نسطور نے کہا۔

"یہی مہاناگ کے مندر ہوں گے۔ وہاں چل کر کسی سے پوچھ لیتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں۔"

عمرو عیار نے کہا۔

"نسطور! تم بڑے سیدھے اور بھولے جن ہو، خبردار تم یہاں کی سے کوئی بات نہ کرنا۔ میں پوچھوں گا۔"

کامنی بولی۔

"ٹھیک ہے عمرو بھائی تم پتہ کرو۔ ہم اسی جگہ بیٹھتے ہیں۔"

"میں ابھی پتہ کر کے آتا ہوں۔"

یہ کہہ کر عمرو عیار مندروں کی طرف پرواز کر گیا۔ ایک جگہ وہ درخت کے پاس اترا۔ اس کا حلیہ پہلے بھی انسانی ہی تھا۔ سامنے ایک مندر بنا ہ تھا۔ دیہاتی لوگ پوجا کرنے مندر میں جا رہے تھے۔ عمرو عیار نے ایک آد سے پوچھا۔

"بھائی! یہاں مہاناگ جی کے مندر کہاں ہیں؟"

اس آدمی نے کہا۔

"بھائی! یہ سارے مندر مہاناگ جی کے مندر ہی ہیں۔ تمہیں کس مندر میں جا کر پوجا کرنی ہے؟"

عمرو عیار نے کہا۔

"ٹھیک ہے بھائی! مجھے یہی معلوم کرنا تھا۔"

عمرو عیار تو پتہ کر کے چلا گیا، مگر وہ آدمی جس نے اسے مندروں ک بارے میں بتایا تھا وہاں سے سیدھا پہاڑیوں کی طرف چل پڑا۔ ایک پہاڑی

پر بے پناہ جنگلی درخت اُگے ہوئے تھے۔ ان درختوں کے پیچھے جہاں پہاڑی کی پچھلی ڈھلان ختم ہوتی تھی وہاں ایک قدرتی غار بنا ہوا تھا جس کا منہ جنگلی جھاڑیوں نے ڈھانپ رکھا تھا، اسی غار میں ماتا ناگنی اپنے دو سانپوں کے ساتھ رہتی تھی۔ ماتا ناگنی کسی زمانے میں مہاناگ مندر کی سب سے بڑی پجارن ہوتی تھی۔ مگر راکھشش پجاری نے زکوٹا کی طاقت مل جانے کے بعد اسے چھٹی دے دی تھی اور حکم دے دیا تھا کہ تم کبھی مہاناگ مندر کی طرف نہیں آسکو گی۔ اگر تمہیں مہاناگ مندر میں دیکھا گیا تو تمہیں اسی وقت قتل کر دیا جائے گا۔ ماتا ناگنی کو راکھشش پجاری پر سخت غصہ تھا اور وہ ہر لمحے اس سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے اور اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے کے لئے بے چین رہتی تھی، مگر اس کے پاس راکھشش پجاری کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں تھی۔ اس کے سانپ بڑے زہریلے تھے۔ وہ پتھر کو ڈس دیں تو پتھر پگھل جاتے تھے مگر یہ سانپ راکھشش پجاری کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے۔ ماتا ناگنی نے ان سانپوں کو اپنے بچوں کی طرح پالا تھا۔ وہ انہیں اپنا دودھ پلاتی تھی اور ہمیشہ انہیں اپنے پاس رکھتی تھی۔ وہ آدمی جس سے عمرو عیار نے مہاناگ مندروں کے بارے میں پوچھا تھا غار کے پاس آکر رک گیا۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی اسے دیکھ تو نہیں رہا۔ پھر جھاڑیوں کو ہٹایا اور غار میں داخل ہو گیا۔ غار میں داخل ہوتے ہی ماتا ناگنی کے دونوں سانپوں نے پھن کھڑے کر کے زور سے پھنکاریں ماریں۔ ماتا ناگنی نے بلند

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آواز میں پوچھا۔

"کون ہو تم؟"

آدمی نے جواب دیا۔

"ماتا! میں تمہارا نوکر کالو ہوں۔"

ماتا ناگنی نے کہا۔

"آجاؤ کالو۔"

اور پھر اپنے سانپوں کے سر پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیر کر کہنے لگی۔

"میرے بچو! یہ کالو ہے جو میری اور تمہاری خدمت کرتا ہے۔"

کالو نے اندر آکر جھک کر ماتا ناگنی کو نمسکار کیا اور بولا۔

"ماتا! ایک عجیب و غریب مسافر ہمارے علاقے میں آیا ہے۔ و... سے مہاناگ کے مندروں کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ ماتا! میں نے ... کے چہرے کو دیکھ کر اندازہ لگایا ہے کہ اس کے اندر کوئی زبردست طا... چھپی ہوئی ہے۔"

ماتا ناگنی کے کان کھڑے ہو گئے۔ وہ جانتی تھی کہ کالو جھوٹ نہیں ... رہا۔ اس کے پاس اتنا علم ہے کہ وہ آدمی کے چہرے کو دیکھ کر اس ... طاقت کا اندازہ لگالیتا ہے۔ ماتا ناگنی نے پوچھا۔

"وہ آدمی کہاں ٹھہرا ہوا ہے؟"

کالو بولا۔

"ماتا! میرا خیال ہے کہ وہ دیوی کے آشرم والی سرائے میں ٹھہرا ...

کیونکہ وہ اسی طرف گیا تھا۔"

ماتا ناگنی نے آنکھیں بند کرلیں۔ وہ کچھ سوچ رہی تھی، پھر اس نے آنکھیں کھول دیں اور کالو سے کہا۔

"تم واپس جاؤ اور اس آدمی سے مل کر معلوم کرو کہ وہ کون ہے اور یہاں کس لئے آیا ہے، مگر ہوشیار رہنا، اسے میرے بارے میں کچھ نہ بتانا۔"

"بہت اچھا ماتا ناگنی! میں ابھی جاتا ہوں۔"

کالو غار سے نکل کر دیوی کے آشرم والی سرائے کی طرف روانہ ہو گیا۔

عمرو عیار اس دوران نسطور اور کامنی ناگن کو بتا چکا تھا کہ یہی مہاناگ کے مندر ہیں۔ نسطور نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنے ٹارگٹ پر پہنچ گئے ہیں۔ ہمیں اب کسی جگہ ٹھہرنے کا انتظام کرنا چاہئے۔ سرائے ٹھیک رہے گی۔ وہاں ہم عام مسافروں کی طرح رہیں گے تاکہ لوگوں سے مزید معلومات حاصل کرسکیں۔ اس طرح ہوسکتا ہے زکوٹا کا کوئی سراغ مل جائے۔"

وہاں دیوی کے آشرم والی صرف ایک ہی سرائے تھی۔ نسطور، عمرو عیار اور کامنی ناگن اس سرائے میں آگئے۔ انہوں نے ایک چھوٹا سا کمرہ کرائے پر لے لیا اور مشعل کی روشنی میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے کہ زکوٹا اگر اسی جگہ پر ہے تو وہ کہاں پر ہوسکتا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رات ہوگئی تھی۔ مہاناگ کے مندروں میں گھنٹیاں بجنے لگی تھیں۔ مشعلیں روشن ہوگئی تھیں۔ اتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی۔ نسطور نے کہا۔

"اس وقت کون آگیا ہے؟"

کامنی ناگن نے کہا۔

"ہوسکتا ہے سرائے کا آدمی ہمارے لئے کھانا وغیرہ لے کر آیا ہو۔"

عمروعیار نے کہا۔

"دروازہ کھلا ہے۔ اندر آجاؤ۔"

کالو اندر آگیا۔ اس کے ہاتھ میں تھال پکڑا ہوا تھا جس میں مٹھائی تھی، کہنے لگا۔

"مہاراج! آپ پردیسی ہیں۔ یہاں جو بھی پردیسی مسافر آتا ہے، میں اس کے لئے مٹھائی ضرور لاتا ہوں۔ یہ میں ماتا جی کے حکم پر کرتا ہوں۔ ماتا جی کہتی ہیں کہ پردیسی مسافروں کی خدمت کرنے والا بھگوان کے درشن کرلیتا ہے۔"

عمروعیار، نسطور اور کامنی ناگن دبلے پتلے آدمی کالو کی باتیں خاموشی سے سن رہے تھے۔ غور سے اس کا جائزہ بھی لے رہے تھے۔

نسطور نے کہا۔

"بھائی تمہارا شکریہ! تمہاری ماتا جی بڑی اچھی خاتون ہیں جنہوں نے تمہیں یہ نیکی کا کام بتایا ہے۔"

عمروعیار کالو کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تمہارا نام کیا ہے۔ تم کیا کام کرتے ہو؟ میں نے تم سے مندروں کے بارے میں بھی پوچھا تھا۔"

کالو نے کہا۔

"میرا نام کالو ہے جی۔ میں مندروں میں آنے والے یاتریوں کی خدمت کرتا ہوں، محنت مزدوری بھی کرتا ہوں۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ میں نے آپ کو مندروں کے بارے میں بتایا تھا۔ وہیں سے میں نے اندازہ کرلیا تھا کہ آپ مسافر ہیں۔ پردیسی ہیں، اسی لئے آپ کی خدمت کرنے مٹھائی لے کر حاضر ہوگیا ہوں۔"

کامنی ناگن خاموش تھی۔ نسطور نے کہا۔

"بھائی یہاں مہاناگ کا مندر کہاں ہے؟ وہاں کون کون پجاری رہتا ہے اور بڑے پجاری کا نام کیا ہے؟"

کالو سمجھ گیا کہ یہ لوگ کسی بڑی مار پر آئے ہیں۔ کوئی بہت پراسرار خفیہ مقصد لے کر آئے ہیں۔ اس نے بھولے پن سے کہا۔

"مہاراج! ہر مندر کا پجاری اپنا اپنا ہوتا ہے، مگر راکھشش پجاری سب پجاریوں کا راجہ ہے۔ باقی سارے مندروں کے پجاری اس کے غلام ہیں۔"

کامنی ناگن نے سوال کیا۔ "راکھشش پجاری میں ایسی کون سی بات ہے کہ سارے پجاری اس کے غلام بن گئے ہیں؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کالو نے کہا۔

"مہاراج! راکھشی پجاری کے پاس بڑی زبردست طاقت ہے۔ اس کی طاقت کا مقابلہ کوئی پجاری، کوئی آدمی، کوئی جادوگر نہیں کر سکتا۔"

عمرو عیار نے پوچھا۔

"یہ طاقت پجاری راکھشی نے کہاں سے حاصل کی ہے؟ کیا وہ کوئی بہت بڑا جادوگر ہے؟"

کالو نے کہا۔

"ہاں مہاراج وہ بہت بڑا جادوگر بھی ہے، لوگ کہتے ہیں کہ اس نے کوئی ایسا چلہ کاٹا ہے کہ جس کے بعد راتوں رات وہ زبردست طاقت کا مالک بن گیا ہے، مگر یہ سب کچھ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں مہاراج؟"

نسطور نے بھولے پن سے کہہ دیا۔

"بھائی ہمیں اپنے بھائی کی تلاش ہے۔"

عمرو عیار نے نسطور کا ہاتھ زور سے دبایا اور کالو سے کہا۔

"نہیں کالو ہم کسی کی تلاش میں نہیں آئے، ہمارا ایک بھائی ضرور گم ہوگیا ہوا ہے، مگر یہاں تو ہم مندروں کو دیکھنے ان کے درشن کرنے آئے ہیں۔"

کالو ہاتھ جوڑ کر اٹھا اور بولا۔

"اچھا مہاراج میں چلتا ہوں۔" یہ تھال میں صبح لے جاؤں گا۔"

مٹھائی کا تھال وہیں چھوڑ کر کالو کمرے سے نکلا اور سیدھا ماتا ناگنی کے

غار کی طرف چل پڑا۔ اس کے جانے کے بعد عمرو عیار نسطور کو ڈانٹنے لگا۔

"تم نے اسے یہ کیوں کہا کہ ہم اپنے بھائی کی تلاش میں آئے ہیں؟ خدا جانے وہ کون ہے، دشمن ہے کہ دوست ہے۔ بات کرنے سے پہلے ذرا تو سوچ لیا کرو۔"

نسطور بولا۔

"ارے بھائی عمرو! میں نے تو اس لئے پوچھ لیا تھا کہ شاید وہ ہمیں زکوٹا کے بارے میں کچھ بتا دے۔"

کامی ناگن نے بھی نسطور کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"خدا کا شکر ہے کہ تم نے زکوٹا کا نام نہیں لے لیا۔ نسطور بھائی! یہاں ہمیں بڑی رازداری سے کام لینا ہوگا۔ کیا خبر کوئی دشمن کا آدمی ہی ہو۔"

نسطور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا بہن! اب میں رازداری سے کام لوں گا، لیکن آخر میں بھی جن ہوں۔"

عمرو عیار نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جن ہو، مگر بڑے نیک دل اور بھولے بھالے جن ہو۔"

نسطور نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عمرو بھائی! ذرا وہ مٹھائی کا تھال تو آگے کرو۔ لڈو دیکھ کر میرا جی للچا رہا ہے۔"

عمرو نے ایک لڈو اٹھا کر تھال آگے کر دیا۔ ادھر کالو نے ماتا ناگنی کو جا کر بتایا کہ وہ تین پردیسی مسافر ہیں۔ ان میں ایک عورت ہے، لگتا ہے کہ وہ کوئی بڑا پراسرار مقصد لے کر یہاں آئے ہیں۔ ایک تو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ ہم اپنے بھائی کی تلاش میں آئے ہیں۔

ماتا ناگنی سوچنے لگی۔ پھر بولی۔

"تم ان کی نگرانی کرتے رہو۔ اس طرح کچھ پتہ نہیں چل سکتا کہ وہ کون ہیں اور یہاں کیوں آئے ہیں ہو سکتا ہے وہ پردیسی مسافر ہی ہوں اور اپنے کسی بھائی کی تلاش میں ہی آئے ہوں۔ بہرحال تم ان کی جاسوسی کرتے رہو، وہ جہاں جائیں ان کے پیچھے رہنا۔"

کالو بولا۔

"جو حکم ماتا ناگنی۔"

دوسرے روز کالو مٹھائی والا تھال لینے کے بہانے نسطور کی کوٹھڑی کی طرف گیا تو دروازہ بند تھا۔ کالو نے دروازے کے سوراخ میں سے اندر جھانک کر دیکھا۔ نسطور عمرو عیار اور کامنی ناگن باتیں کر رہے تھے۔ نسطور کہہ رہا تھا۔

"تم لوگ یہیں ٹھہرو۔ میں مندروں کا ایک چکر لگا کر آتا ہوں۔ شاید ہمیں اپنے دوست کا کوئی سراغ مل جائے۔"

عمرو عیار بولا۔

"ٹھیک ہے ضرور جاؤ، مگر غائب ہو کر جانا۔"

نسطور نے اسے جھڑک کر کہا۔

"ہاں بھائی غائب ہو کر ہی جاؤں گا۔ میں تمہاری طرح بے وقوف نہیں ہوں۔"

عمرو عیار اور کامنی ناگن ہنسنے لگے۔ نسطور نے اپنی طلسمی انگوٹھی کو چوما اور غائب ہو گیا۔ اسے غائب ہوتا دیکھ کر کالو جلدی سے دروازے سے الگ ہو کر تیز تیز قدموں کے سامنے درخت کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ پھر بھاگتا ہوا ماتا ناگنی کے غار میں پہنچا اور بولا۔

"ماتا! میں ایک عجیب بات دیکھ آیا ہوں۔"

"بتاؤ۔ کیا دیکھ کر آئے ہو؟" ماتا ناگنی نے اپنے سانپوں کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

کالو بولا۔

"ماتا ان میں سے ایک آدمی میرے دیکھتے دیکھتے غائب ہو گیا۔ کہتا تھا میں اپنے دوست کی تلاش میں جاتا ہوں۔"

ماتا ناگنی کا ہاتھ سانپوں کو پیار کرتے کرتے رک گیا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب چمک پیدا ہو گئی۔ اس نے کالو سے کہا۔

"کالو! یہ لوگ کوئی بہت بڑے جادوگر ہیں۔ اب تم وہاں مت جانا۔ میں خود بھیس بدل کر جاؤں گی اور اصل حقیقت معلوم کروں گی کہ یہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خطرناک جادوگر ہمارے علاقے میں کیا کرنے آئے ہیں۔ خبردار! یہ بات کسی پر ظاہر نہ کرنا۔"

کالو بولا۔

"نہیں ماتا ناگنی! میں کسی سے کوئی بات نہیں کروں گا۔"

اسی روز دوپہر کے بعد ماتا ناگنی نے ایک سپیرن کا بھیس بدلا۔ پٹاری میں اپنے دونوں سانپ ڈالے اور بین بجاتی دیوی کے آشرم کی سرائے میں پہنچ گئی۔ کالو نے اسے بتادیا تھا کہ وہ لوگ کس کوٹھڑی میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور ان کے حلیئے کیا ہیں۔ ماتا ناگنی سپیرن کے روپ میں سرائے کے باہر بین بجاکر سانپوں کا تماشہ دکھانے لگی۔ نسطور ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔ عمروعیار اور کامنی ناگن کوٹھڑی میں تھے۔ بین کی آواز سن کر کامنی بولی۔

"چلو کوئی سپیرا باہر آیا ہے۔ سانپوں کا تماشہ دیکھتے ہیں۔"

○☆○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ماتا ناگنی کے سانپ

سپیرن ماتا ناگنی بین بجارہی تھی۔

اس کی نگاہیں سرائے کے برآمدے میں اس کوٹھڑی پر جمی ہوئی تھیں جس کے بارے میں کالو نے بتایا تھا کہ تین پراسرار اجنبی جن میں ایک عورت بھی ہے اور جن میں سے ایک آدمی اس کی آنکھوں کے سامنے غائب ہوا تھا' اسی کوٹھڑی میں رہتے ہیں۔ ماتا ناگنی بین بجارہی تھی۔ سانپوں کی پٹاری اس کے سامنے پڑی تھی جس میں اس کے دونوں چہیتے سانپ بند تھے۔ ماتا ناگنی نے دیکھا کہ کوٹھڑی کا دروازہ کھلا اور اندر سے ایک مرد اور ایک عورت نکل کر باہر آئے ہیں۔ ماتا ناگنی سمجھ گئی کہ یہی پراسرار مرد عورت ہیں جن کا تیسرا ساتھی غائب ہوکر کہیں گیا ہوا ہے۔

سانپ کا تماشہ دیکھنے کے لئے وہاں کچھ اور مسافر بچے اور عورتیں بھی جمع ہوگئی تھیں۔ عمروعیار اور کامنی ناگن بھی وہاں آکر کھڑے ہوگئے اور سپیرن کو بین بجاتے دیکھنے لگے۔ ماتا ناگنی نے بڑے غور سے عمروعیار اور کامنی ناگن کو دیکھ لیا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماتا ناگنی نے محسوس کیا کہ بند پٹاری کے اندر سانپ بے چین ہو رہے ہیں اور پھنکاریں مار رہے ہیں اور باہر نکلنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔ ماتا ناگنی کی ساری عمر اگرچہ مہاناگ مندر میں سانپوں کے درمیان گزری تھی اور دو سانپوں کو اس نے اپنا دودھ پلا کر بچوں کی طرح پالا تھا مگر وہ سانپوں کی پراسرار دنیا سے واقف نہیں تھی۔ وہ سانپوں کی زبان بھی نہیں جانتی تھی۔

جب پٹاری کے اندر دونوں سانپوں نے بڑا شور مچایا تو ماتا ناگنی نے بین بجانی بند کر کے پٹاری کا منہ کھول دیا' اور سانپوں کو ڈانٹتے ہوئے بولی۔

"میرے بچو! کیوں شور مچا رہے ہو۔ چلو اب ان لوگوں کو تماشہ دکھاؤ۔"

وہ بین بجانے لگی۔ اس کا خیال تھا کہ سانپ بین کی آواز پر جھومنے لگیں گے' مگر ایسا نہ ہوا۔ پٹاری سے نکلتے ہی دونوں سانپ اس طرف دوڑے جس طرف لوگوں میں کامنی ناگن اور عمرو عیار کھڑے تھے۔ دونوں سانپوں نے کامنی ناگن کے سامنے جاتے ہی اپنا پھن جھکا کر نمسکار کیا اور ایک زبان ہو کر کہا۔

"شیش ناگ دیوی کو ہمارا نمسکار!"

کامنی ناگن نے مسکرا کر سانپوں کی زبان میں کہا۔

"میرا بھی نمسکار! اب تم واپس جا کر لوگوں کو تماشہ دکھاؤ۔ یہاں لوگ تمہارا تماشہ دیکھنے آئے ہیں۔ میرا راز فاش نہ کرو۔"

دونوں سانپ نمسکار کر کے واپس مڑ گئے۔

ماتا ناگنی نے یہ تماشہ دیکھا تو حیران رہ گئی۔ اس نے بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ دیکھا تھا کہ سانپوں نے کامنی ناگن کے سامنے جا کر اپنے پھن جھکا دیئے تھے اور پھر سسکاروں میں کامنی ناگن اور سانپوں کی آپس میں کچھ بات چیت ہوئی تھی۔ ماتا ناگنی کو اب پورا یقین ہو گیا کہ یہ لوگ عام انسان نہیں ہیں بلکہ کوئی ہوائی مخلوق ہیں اور کامنی کے بارے میں تو وہ سمجھ گئی تھی کہ سانپوں نے اس کو سلام کیا ہے تو یہ ضرور یا تو خود ناگن ہے اور یا سانپوں کا طلسم جانتی ہے۔

ماتا ناگنی نے تماشہ ختم کیا۔ پٹاری اٹھائی اور واپس اپنے غار میں آ گئی۔ اس نے سپیروں والا لباس اتار دیا اور سوچنے لگی کہ ان لوگوں کے دل کا راز کیسے معلوم کیا جائے' کہ یہ مہاناگ کے مندروں میں کس لئے آئے ہیں' اگر یہ مہاناگ کے راکھشش پجاری کے دشمن ہیں تو ان کے ساتھ دوستی کی جائے اور ان سے مل کر راکھشش پجاری کا تختہ الٹ دیا جائے۔ ماتا ناگنی نے کالو کی مدد لینے کی بجائے خود معاملے کی کھوج لگانے کا فیصلہ کیا۔ وہ دیر نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں یہ لوگ یعنی عمرو عیار کامنی ناگن اور نسطور کہیں وہاں سے چلے نہ جائیں۔ ماتا ناگنی ہر حالت میں ان لوگوں کو دوست بنا کر ان کی طاقت سے ظالم پجاری راکھشش سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا اور اس کا راج پاٹ الٹ دینا چاہتی تھی۔

ماتا ناگنی نے اپنے سانپوں کو غار میں ہی پٹاری میں بند کر دیا اور خود

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عام عورتوں کا لباس پہن کر سرائے کی طرف چل پڑی۔ اس وقت سرائے کی کوٹھڑی میں عمرو عیار اور کامنی ناگن بیٹھے باتیں کررہے تھے۔ عمرو عیار کہہ رہا تھا۔

"ان سانپوں نے تمہیں سلام کیا تھا۔ تمہیں ان سے زکوٹا کے بارے میں پوچھنا چاہئے تھا کہ وہ کہاں پر ہے۔"

کامنی ناگن نے کہا۔

"یہ راز وہ سانپ معلوم نہیں کرسکتے تھے' میں ان کی شکل دیکھ کر ہی سمجھ گئی تھی کہ یہ عام قسم کے سانپ ہیں اور زمین میں چھپے ہوئے راز نہیں جانتے۔"

عمرو بولا۔

"ابھی تک نسطور بھی واپس نہیں آیا۔ خدا جانے کہاں ہوگا۔ کہیں وہ بھی کسی مصیبت میں نہ پھنس گیا ہو۔"

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔ کامنی ناگن نے کہا۔

"شاید نسطور آگیا ہے۔"

عمرو بولا۔

"اسے دروازہ کھٹکھٹانے کی کیا ضرورت ہے وہ غائب ہوکر بھی اندر آسکتا ہے۔"

دروازہ دوسری بار کھٹکا تو عمرو نے کہا۔

"آجاؤ بھائی کنڈی نہیں لگی ہوئی۔ دروازہ کھلا ہے۔"

ماتا ناگنی دروازہ کھول کر اندر آگئی۔

عمرو اور کامنی ناگن نے اسے فوراً پہچان لیا کہ یہ وہی سپیرن ہے۔ عمرو نے کہا۔

"تم وہ سپیرن تو نہیں ہو جو تماشہ دکھاتی تھی۔"

ماتا ناگنی سوچ کر آئی تھی کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ کھل کر بات کرے گی۔ اس نے کہا۔

"ہاں بھائی میں وہی سپیرن ہوں۔ میں پہاڑی کے غار میں رہتی ہوں۔ میرا نام ماتا ناگنی ہے۔ کبھی کبھی میں سپیرن بن کر سانپوں کا تماشہ دکھانے آجاتی ہوں۔"

عمرو نے پوچھا۔

"تم یہاں کس لئے آئی ہو۔ کیا تمہیں ہم سے کوئی کام ہے؟"

ماتا ناگنی کہنے لگی۔

"سنو میرے بھائی! میں جانتی ہوں کہ تم یہاں اپنے کسی بھائی کی تلاش میں آئے ہو۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھی ہے جو غائب ہوجاتا ہے۔"

عمرو اور کامنی ماتا ناگنی کا منہ تکنے لگے۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو؟"

ماتا ناگنی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں صاف دل سے بات کر رہی ہوں۔ میری بات غور سے سنو۔ مہاناگ مندر کا پجاری راکھش بڑا ظالم ہے' اس نے میرا حق مارا ہے اور مجھے مہاناگنی کے تخت سے اتار کر ذلیل کیا ہے۔ میں اپنا تخت واپس لینا چاہتی ہوں۔ اس سلسلے میں میں تمہاری ہر طرح مدد کرنے کو تیار ہوں' کیونکہ میں اپنی کھوئی ہوئی عزت تمہاری طاقت سے ہی حاصل کر سکتی ہوں۔"

اتنے میں نسطور بھی آگیا۔ وہ آتے ہی ظاہر ہوگیا۔ ماتا ناگنی کو دیکھا تو حیران ہو کر بولا۔

"یہ کون ہے عمرو؟ میں خواہ مخواہ اس کے سامنے ظاہر ہوگیا۔"

ماتا ناگنی بولی۔

"مجھ سے تمہارا یہ راز چھپا ہوا نہیں ہے بھائی۔"

اور پھر ماتا ناگنی نے نسطور کو بھی ساری بات بیان کر دی۔ نسطور نے کہا۔

"ماتا ناگنی! بات اصل میں یہ ہے کہ ہمارا ایک ساتھی غائب ہوگیا ہے۔ ہمیں پتہ چلا ہے کہ وہ مہاناگ مندروں کے کسی مندر میں قید ہے' اگر تم ہمیں ہمارا ساتھی زکوٹا ملا دو تو ہم بھی تمہاری ضرور مدد کریں گے۔"

عمرو اور کامنی ناگن نے بھی نسطور کی تائید کی۔ کامنی ناگن نے ماتا ناگنی کو اپنے بارے میں بالکل نہ بتایا کہ وہ ناگن ہے اور عورت کا روپ بدلا ہوا ہے۔ ماتا ناگنی سوچنے لگی۔ پھر بولی۔

"زکوٹا نام کا کوئی آدمی میں نے نہیں سنا کہ یہاں آیا ہوا ہو۔ اتنا مجھے ضرور معلوم ہے کہ پجاری راکھش نے کسی آسمانی مخلوق سے طاقت حاصل کی ہے اور اس طاقت کی وجہ سے وہ سارے مندروں پر قبضہ کر چکا ہے۔"

عمرو کہنے لگا۔

"ماتا ناگنی! تم ہمیں صرف یہ پتہ کرا دو کہ جس آسمانی مخلوق سے پجاری راکھش نے طاقت حاصل کی ہے وہ کہاں پر ہے اور اس کا نام کیا ہے؟ اس کے بعد ہم خود دیکھ لیں گے۔"

ماتا ناگنی پکا وعدہ کر کے کہ وہ پوری پوری معلومات حاصل کرے گی واپس چلی گئی۔ اس نے کالو کی ڈیوٹی لگا دی۔ کالو دو دن تک سراغ رسانی کرتا رہا' مگر وہ کچھ معلومات حاصل نہ کر سکا۔ ماتا ناگنی' نسطور' عمرو اور کامنی ناگن کے پاس آئی اور کہنے لگی۔

"میرا جاسوس بھی کچھ معلوم نہیں کر سکا۔ پجاری راکھش بڑا مکار ہے۔ اس نے کسی کو نہیں بتایا کہ اس کی طاقت کا راز کیا ہے۔"

نسطور نے پوچھا۔

"تم نے پجاری کو دیکھا ہے۔ وہ کس قسم کی طاقت رکھتا ہے؟"

ماتا ناگنی کہنے لگی۔

"مجھے اتنا یاد ہے کہ اگر اسے کسی چٹان کو دو ٹکڑے کرنا ہوتا ہے یا اپنی زبردست طاقت دکھانی ہوتی ہے تو وہ زیبی نوف کا نعرہ لگاتا ہے"

زیبی نوف کا سن کر نسطور' عمرو عیار اور کامنی ناگن تینوں ایک دم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اچھل پڑے۔

"ارے ماتا ناگنی! تم نے تو سارا معمہ ہی حل کردیا۔ زیبی نوف کا نعرہ ہمارا گمشدہ دوست زکوٹا ہی لگایا کرتا ہے جو اصل میں کوہ قاف کا ایک جن ہے۔"

ماتا ناگنی کہنے لگی۔

"بس اب میں بھی سمجھ گئی ہوں۔ پجاری راکھشش نے تمہارے کوہ قاف کے جن کی طاقت حاصل کررکھی ہے۔"

نسطور نے کہا۔

"اور اس نے زکوٹا کو ضرور کسی جگہ قید میں ڈال رکھا ہوگا۔ تم کسی طرح یہ معلوم کرو کہ زکوٹا ہمارا دوست کس جگہ پر قید ہے؟"

ماتا ناگنی نے کہا۔

"یہ کام مشکل ضرور ہے، مگر میں پوری پوری کوشش کروں گی، کیونکہ اس میں میرا بھی فائدہ ہے۔ میں پھر سے مہاناگ کے مندروں کی مہا ناگنی بن جاؤں گی۔"

ماتا ناگنی چلی گئی۔

اس نے جاتے ہی کالو کو ساری بات بیان کردی اور کہا۔

"کالو! اب تمہارا کام ہے کہ تم پتہ کرو۔ زکوٹا جو کوہ قاف کا جن ہے پجاری راکھشش نے اسے کس جگہ قید میں ڈالا ہوا ہے۔"

کالو بڑا ہوشیار اور چالاک آدمی تھا۔ پجاری راکھشش بھی اس پر

بھروسہ کرتا تھا۔ اسی روز وہ پجاری راکھشش کے پاس گیا، پجاری راکھشش مہاناگ کے مندر میں اپنے شاندار چاندی کے تخت پر بیٹھا مندر کے ملازموں میں مٹھائی بانٹ رہا تھا۔ ایک سانپ اس کی گردن میں لپٹا ہوا تھا، جیسے ہی کالو اس کے سامنے پہنچا سانپ نے زور سے پھنکار ماری۔ کالو جلدی سے پیچھے ہٹ گیا۔ پجاری راکھشش فوراً سمجھ گیا کہ کالو کسی بری نیت سے آیا ہے مگر وہ خاموش رہا۔ اس نے کالو سے پوچھا۔

"کیا بات ہے کالو! تم کس لئے آئے ہو؟"

کالو نے سر جھکا کر کہا۔

"مہاراج! میں بھی مٹھائی لینے آیا ہوں۔"

پجاری نے اس کو بھی مٹھائی دی اور کالو مٹھائی لے کر چلا گیا۔ وہ وہاں ٹھہرنا نہیں چاہتا تھا، کیونکہ وہ جان گیا تھا کہ پجاری کے سانپ کو اس کی نیت معلوم ہوگئی ہے۔ کالو کے جانے کے بعد پجاری راکھشش اب سانپ کو لے کر اپنے خاص کمرے میں آگیا۔ یہاں آکر اس نے سانپ کو اپنے سامنے چوکی پر بٹھادیا۔ یہ ایک خاص سانپ تھا جو آدمی کی آواز میں پجاری سے باتیں کیا کرتا تھا۔ پجاری نے پوچھا۔

"کالو کو دیکھ کر تم نے پھنکار کیوں ماری تھی؟"

سانپ نے کہا۔

"پجاری دیوتا! کالو تمہاری طاقت کا راز معلوم کرنے کی نیت سے آیا تھا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پجاری راکھشس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ اس نے پوچھا۔

"کالو میری طاقت کا راز کیوں معلوم کرنا چاہتا ہے؟"

سانپ نے کہا۔

"کالو ماتا ناگنی کا خاص آدمی ہے۔ وہ تمہاری طاقت کا راز معلوم کرکے تمہیں قتل کرکے تمہاری جگہ پر ماتا ناگنی کو لانا چاہتا ہے۔"

پجاری راکھشس کی آنکھوں سے مارے غصے کے چنگاریاں نکلنے لگیں۔ اس نے سانپ کو اپنی گردن میں لپیٹ لیا۔ جب شام ہو گئی اور مندروں میں ہلکا ہلکا اندھیرا پھیلنے لگا تو پجاری راکھشس مندر کی ایک کوٹھڑی میں گیا۔ وہاں ایک پٹاری میں سے ایک سیاہ رنگ کا سانپ نکالا۔ یہ سانپ بڑا زہریلا تھا' اس نے سانپ سے کہا۔

"کالو کے پیچھے جاؤ۔ وہ جہاں کہیں بھی ہے اس کو ہلاک کرکے واپس یہاں آجاؤ۔"

کالا سانپ کوٹھڑی سے باہر نکل گیا۔ ماتا ناگنی کو پجاری اس لئے قتل نہیں کروانا چاہتا تھا کہ ایک تو ماتا ناگنی کے پاس کوئی بھی سانپ جاتا اس کو فوراً معلوم ہو جاتا تھا اور اس کے اپنے دونوں سانپ اسے ہلاک کر سکتے تھے۔ پجاری راکھشس نے کسی اور طریقے سے ماتا ناگنی کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کالا سانپ مندر سے نکل کر اندھیرے میں درختوں' جھاڑیوں میں سے ہوتا کالو کے گھر کی طرف جا رہا تھا۔ اسے کالو کی باقاعدہ بو آ رہی تھی۔ کالو گھر میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ کالا سانپ بڑی خاموشی سے اندر

آ گیا۔ کالو چارپائی پر بیٹھا تھا۔ سانپ چارپائی پر پیچھے سے چڑھ گیا اور اس سے پہلے کہ کالو ہوشیار ہو کر بھاگ جاتا کالے سانپ نے اچھل کر کالو کی گردن پر ڈس دیا۔ یہ سانپ اس قدر زہریلا تھا کہ کالو فوراً چکرا کر چارپائی پر گر پڑا اور اس کا جسم پھٹنا شروع ہو گیا۔

کالا سانپ واپس پجاری کے پاس پہنچ گیا۔ دوسرے دن ماتا ناگنی کو پتہ چلا کہ کالو کو سانپ نے ڈس دیا ہے اور وہ مر گیا ہے۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ کام پجاری راکھشس کا ہے۔ وہ سیدھی سرائے میں نسطور اور عمرو کے پاس پہنچی اور کہا کہ پجاری نے کالو کو سانپ سے ڈسوا کر مار ڈالا ہے۔ عمرو عیار بولا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں خود کچھ کرنا ہوگا۔"

نسطور نے کہا۔

"میں ابھی جا کر پجاری راکھشس کی گردن توڑ آتا ہوں۔"

ماتا ناگنی نے کہا۔

"اس طرح تم اپنے دوست زکوٹا کا سراغ نہ لگا سکو گے۔ ٹھیک ہے تم پجاری راکھشس کو ہلاک کر ڈالو گے مگر زکوٹا کا تمہیں سراغ نہیں مل سکے گا۔ ہم لوگوں کو بڑی چالاکی سے کام لینا ہوگا۔ کوئی ایسی ترکیب سوچنی ہوگی کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔"

کامنی ناگن کہنے لگی۔

"تم ہمیں کیا مشورہ دیتی ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماتا ناگنی تھوڑی دیر کچھ سوچتی رہی۔ پھر کہنے لگی۔

"پجاری کے پاس ایک سانپ ہے جس کو وہ ہر وقت اپنی گردن میں لٹکائے رکھتا ہے۔ یہ سانپ اسے سب کچھ بتادیتا ہے اگر کسی طرح پجاری کے اس سانپ کو ہلاک کردیا جائے تو کم از کم پجاری کو یہ معلوم نہیں ہوسکے گا کہ ہم اس کے خلاف کوئی سکیم تیار کررہے ہیں۔"

عمرو عیار کہنے لگا۔

"یہ کام میں کروں گا۔ تم فکر نہ کرو۔"

رات کو عمرو عیار غائب ہوکر سیدھا پجاری راکھشش کے مندر میں پہنچ گیا۔ اس وقت وہ مہاناگ کی پوجا کررہا تھا۔ سانپ اس کی گردن میں ہی تھا۔ عمرو عیار غائب ہوکر وہاں پہنچا تو سانپ نے زور سے پھنکار ماری اور دھیمی آواز میں پجاری سے کہا۔

"یہاں کوئی غیبی آدمی موجود ہے۔"

پجاری راکھشش ایک دم ہوشیار ہوگیا۔ اس نے چاروں طرف دیکھا مگر اسے کوئی نظر نہ آیا۔ وہ غیبی آدمی کو دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ وہاں سے دوسرے کمرے میں چلا جانا چاہتا تھا۔ وہ اٹھ کر جانے لگا تو عمرو نے آگے بڑھ کر اس کی گردن میں لپٹا ہوا سانپ پکڑا اور اپنی زنبیل میں ڈال دیا۔ زنبیل میں جاتے ہی سانپ کا کچھ پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں چلا گیا ہے۔

پجاری راکھشش نے جب دیکھا کہ غیبی آدمی نے اس کے سانپ کو غائب کردیا ہے تو وہ دوڑا۔ سیدھا اپنی خاص کوٹھڑی میں آیا اور دروازہ بند کرکے

اندر سے چٹخنی لگادی۔

پجاری گھبرایا ہوا تھا، کیونکہ صاف ظاہر تھا کہ غیبی دشمن اس کے سر پر پہنچ چکا ہے۔ اس نے فوراً پٹاری میں سے کالے سانپ کو نکالا اور کہا۔

"یہاں کوئی ایسا انسان آگیا ہے جو نظر نہیں آتا تم فوراً اس کی بو پر اس کے پاس جاکر اس کے پاؤں پر ڈس دو اور اسے بھی ہلاک کردو۔"

کالا سانپ پٹاری سے نکل کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اسے عمرو عیار کی بو آرہی تھی۔ یہ بو مندر کے بڑے دروازے کی طرف سے آرہی تھی جہاں اس نے ایک غیبی آدمی کو دیکھا جو بغل میں تھیلا لٹکائے بڑے اطمینان سے کھڑا تھا۔ کالے سانپ نے پیچھے سے جاکر عمرو کے پاؤں پر ڈس لیا۔ عمرو عیار نے جھک کر دیکھا تو اسے ایک کالا سانپ ایک طرف جاتا نظر آیا۔ عمرو عیار نے لپک کر اسے پکڑا اور اپنی زنبیل میں ڈال دیا۔ یہ سانپ بھی زنبیل کے اندر جاکر کہیں کا کہیں پہنچ گیا۔

پجاری راکھشش کو جب معلوم ہوا کہ اس کا دوسرا کالا سانپ بھی غائب ہوگیا ہے تو وہ گھبرایا کہ غیبی دشمن بڑا طاقتور ہے۔ اس نے بڑے زور سے زیبی نوف کا نعرہ لگایا اور اسے اپنی طاقت کی وجہ سے عمرو عیار نظر آگیا۔ زیبی نوف کا نعرہ سن کر عمرو چوکنا ہوگیا۔

اس نے پجاری راکھشش کو گردن سے پکڑلیا۔

"بتاؤ جس کا تم نے نعرہ لگایا ہے وہ کہاں ہے؟"

اب پجاری راکھشش سمجھ گیا کہ یہ دشمن اپنے دوست زکوٹا کی تلاش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں وہاں آیا ہے۔ پجاری کسی حالت میں بھی عمرو عیار کو زکوٹا کے بارے میں نہیں بتاسکتا تھا کہ وہ جھیل کے اندر بے ہوش پڑا ہے اور اس نے اسے پتھر کا بنادیا ہے۔ پجاری راکھشس نے عیاری سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"زکوٹا میرے پاس ضرور آیا تھا اور اس نے اپنی مرضی سے مجھے تھوڑی طاقت دے دی تھی' کیونکہ میں نے اس کی بڑی خدمت کی تھی۔ اس کے بعد وہ یہاں سے چلا گیا' مجھے کچھ نہیں معلوم کہ وہ کہاں چلا گیا ہے۔"

عمرو عیار نے کہا۔

"تم جھوٹ بولتے ہو۔"

پجاری نے جلدی سے کہا۔

"اچھا مجھے چھوڑ دو۔ میں ابھی مندر کے بڑے سانپ سے پوچھ کر آتا ہوں کہ زکوٹا کہاں ہے۔ یہ سانپ مجھے سب کچھ بتادیتا ہے۔"

عمرو عیار نے پجاری کو چھوڑ دیا اور کہا۔

"میں یہیں کھڑا ہوں۔ فوراً پوچھ کر آؤ۔"

پجاری راکھشس مندر کے بڑے دالان کی طرف تیز تیز قدموں سے چل کر گیا اور سانپ کے ایک بہت بڑے بت کے پیچھے جو زینہ بنا ہوا تھا وہ اتر گیا۔ پجاری اتنا احمق نہیں تھا کہ عمرو عیار کو زکوٹا کے بارے میں بتاکر اپنی طاقت ختم کراتا۔ زکوٹا کے واپس ملتے ہی پجاری کی طاقت ختم ہوجاتی تھی اور وہ یہ طاقت اپنے پاس ہی رہنا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس

کے جانے کے بعد عمرو عیار کبھی معلوم نہ کرسکے گا کہ زکوٹا پتھر کا بت بن کر جھیل کے اندر ڈوبا ہوا ہے۔ پجاری راکھشس مندر کے غار میں سے گزرتا ہوا دور پہاڑیوں میں جانکلا۔ یہاں سے وہ غائب ہوگیا۔ وہ کچھ عرصہ مہاناگ کے مندر اور اپنے غیبی دشمن سے دور رہنا چاہتا تھا۔ اس طرح اس کی طاقت اس کے پاس ہی رہے گی اور وہ جب چاہے واپس آکر مہاناگ مندر کی سب سے بڑی گدی پر قبضہ جماسکتا ہے۔

عمرو عیار نے کچھ دیر پجاری کا انتظار کیا' جب وہ نہ آیا تو وہ اس کی تلاش میں نکلا۔ اس نے سارے مندر دیکھ ڈالے' پجاری اسے کہیں نہ ملا۔ وہ واپس نسطور اور کامنی ناگن کے پاس آگیا اور ساری بات بیان کی۔

نسطور کہنے لگا۔

"عمرو بھائی! تمہیں پجاری کو جانے نہیں دینا چاہئے تھا' وہ بھاگ گیا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ زکوٹا کی طاقت اس کے پاس ہی رہے گی اور ہم زکوٹا کو کبھی نہ ڈھونڈ سکیں گے۔"

کامنی ناگن کہنے لگی۔

"ماتا ناگنی کے پاس چل کر معلوم کرتے ہیں کہ پجاری کہاں گیا ہوگا۔"

یہ تینوں ماتا ناگنی کے پاس اس کے غار میں پہنچ گئے۔ جب ماتا ناگنی کو پتہ چلا کہ پجاری راکھشس بھاگ گیا ہے تو اس نے افسوس کے ساتھ کہا۔

"عمرو بھائی! پجاری تمہیں دھوکہ دے گیا۔ اب ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہوسکے گا کہ زکوٹا کہاں ہے اور پجاری کی طاقت بھی اس کے پاس ہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

محفوظ رہے گی۔ میں اگر مہاناگ مندر کی سب سے بڑی گدی پر قبضہ کر کے بیٹھ بھی گئی تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا' کیونکہ پجاری راکھشش جب بھی آئے گا وہ مجھے اپنی طاقت کے ذریعے گدی سے اتار دے گا اور ممکن ہے کہ وہ مجھے قتل بھی کروا لے۔"

نسطور کامئی اور عمرو عیار چپ ہو کر سوچنے لگے۔ نسطور نے کہا۔

"ماتا ناگنی! تمہارے خیال میں اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

ماتا ناگنی نے جواب میں کہا۔

"ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ پجاری نے زکوٹا کو کہاں رکھا ہوا ہے۔ ہوسکتا ہے اس نے اسے کہیں دور پہاڑوں میں کسی غار میں بند کر رکھا ہو۔"

نسطور بولا۔

"ایک بات صاف ظاہر ہے کہ پجاری نے زکوٹا کو اپنے طلسم کے ذریعے بے ہوش کر رکھا ہوگا' کیونکہ اگر زکوٹا ہوش میں ہوتا تو وہ راکھشش پجاری کو زندہ نہ چھوڑتا اور پجاری اس کی طاقت بھی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔"

عمرو کہنے لگا۔

"یہ پجاری کوئی بڑا خطرناک جادوگر بھی ہے' کیونکہ زکوٹا سے اس کی طاقت کو چھین لینا کسی معمولی جادوگر کا کام نہیں ہے۔"

کامئی ناگن نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہیں بیٹھ کر پجاری راکھشش کا انتظار کرنا چاہیے' کبھی نہ کبھی تو وہ ضرور واپس آئے گا۔ آخر یہ اس کا سب سے بڑا مندر ہے اور وہ اس مندر کا سب سے بڑا پجاری ہے۔"

ماتا ناگنی بولی۔

"پجاری بڑا مکار ہے۔ جب تک اسے معلوم ہوتا رہے گا کہ تم لوگ یہاں پر موجود ہو وہ نہیں آئے گا۔ اس سے بہتر تو یہ ہے کہ تم لوگ اس کو تلاش کرو اور اسے پکڑ کر زکوٹا کا پتہ معلوم کرو۔ آخر تم لوگ بھی کوئی معمولی آدمی نہیں ہو۔ تمہارے پاس بھی بڑی طاقت ہے۔"

نسطور نے کہا۔

"ماتا ناگنی ٹھیک کہتی ہے۔ ہمیں آج ہی پجاری راکھشش کی تلاش میں پہاڑیوں میں نکل چلنا چاہیے۔"

ماتا ناگنی نے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے پجاری کنچن جنگا کی پہاڑی کی طرف گیا ہوگا۔ وہاں مہاگورو اژدھا کا غار ہے۔ پجاری اس سے کچھ اور طاقت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ پھر وہ نئی طاقت لے کر آئے گا' اور ہوسکتا ہے وہ اپنی نئی طاقت سے آپ کو بھی سخت نقصان پہنچائے اور آپ کو بھی زکوٹا کی طرح کسی جگہ غائب کر دے۔"

نسطور نے کہا۔

"ہم زکوٹا کو لئے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتے' ہم پجاری راکھشش کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تلاش کریں گے اور اس سے اپنے ساتھی کو برآمد کریں گے اور پجاری کو اس جرم کی ایسی سزا دیں گے کہ وہ یاد رکھے گا۔ عمرو اسی جگہ سرائے میں رہے گا' میں اور کامنی پجارنی راکھشی کی تلاش میں جاتے ہیں۔"

کامنی ناگن کہنے لگی۔

"میں تیار ہوں۔"

چنانچہ اسی رات کو جب آدھی رات گزر چکی تھی نسطور اور کامنی ناگن کنچن چنگا کی پہاڑی کی طرف روانہ ہوگئے۔ عمرو عیار پیچھے سرائے میں ہی رہا۔ کامنی ناگن اور نسطور ہوا میں اڑتے ہوئے جارہے تھے' وہ غائب نہیں تھے اور ہمالیہ کی پہاڑیوں کے اوپر سے ہوکر چلے جارہے تھے۔ یہاں پہاڑوں کی چوٹی پر برف جمی ہوئی تھی۔ یہ بڑا لمبا پہاڑی سلسلہ تھا۔ کنچن چنگا کی پہاڑی اس کی سلسلے کی ایک پہاڑی تھی۔ ماتا ناگنی نے اس پہاڑی کی پہچان بتاتے ہوئے نسطور کو کہا تھا کہ اس پہاڑی کی تین برف پوش چوٹیاں ہیں جو ایک دوسری کے ساتھ ساتھ ہیں۔ ان میں سے ایک پہاڑی کی چوٹی سب سے بلند ہے۔ یہی کنچن چنگا کی پہاڑی ہے' نسطور اور کامنی ناگن کو کوئی جلدی نہیں تھی۔ اس لئے وہ زندہ حالت میں اڑ رہے تھے۔ اس وجہ سے ان کی رفتار بھی کم تھی۔ صبح ہورہی تھی کہ انہیں دور سے ایک پہاڑی نظر آئی جس کی تین چوٹیاں تھیں۔ درمیان والی چوٹی سب سے اونچی تھی۔ نسطور نے کہا۔

"کامنی بہن! یہی کنچن چنگا کی پہاڑی ہے۔"

○☆○

نسطور جن اور طلسمی غار

اور وہ غوطہ لگاکر نیچے آگئے۔

کنچن چنگا کی پہاڑی کے اوپر برف ہی برف تھی۔ نیچے اتنی برف نہیں تھی۔ وہ پہاڑی کے دامن میں اتر آئے۔ یہاں بڑے بڑے پتھر اور چٹانیں پھیلی ہوئی تھیں۔ کہیں سنگلاخ میدان تھے جو ایک پہاڑی کی ڈھلان سے لے کر دوسری پہاڑی کی ڈھلان تک پھیلتے چلے گئے تھے۔ خاموشی اتنی تھی کہ کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ وہ دونوں یہاں چلتے پھرتے اژدھا کے غار کو ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ پجاری ضرور وہیں کہیں ہوگا' مگر وہاں ابھی تک انہیں کوئی غار نظر نہیں آیا تھا۔ کہیں پہاڑیوں کی ڈھلانیں بالکل صاف تھیں اور کہیں ان کی دیوار سیدھی اوپر کو جارہی تھی۔ کامنی نے کہا۔

"یہاں کوئی غار نظر نہیں آرہا۔ پہاڑی کی دوسری طرف چل کر دیکھتے ہیں۔"

وہ اڑ کر پہاڑی کی دوسری طرف آگئے۔ یہاں برف جمی ہوئی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سردی اتنی شدید تھی کہ اگر کامنی اور نسطور عام انسان ہوتے تو اب تک برف کی طرح جم گئے ہوتے، مگر وہ دوسری مخلوق تھے۔ انہیں نہ تو سردی کا احساس ہوتا تھا اور نہ آکسیجن کی ضرورت پڑتی تھی۔ وہ پانی کے اندر بھی سانس لے سکتے تھے اور سخت سے سخت برف باری اور آگ میں بھی زندہ رہ سکتے تھے۔

وہ کافی دیر تک وہاں پھرتے رہے۔ انہیں کوئی غار دکھائی نہ دیا۔ جب سورج غروب ہوگیا اور پہاڑیوں کے دامن میں اندھیرا ہوگیا تو وہ کنچن چنگا پہاڑی کے دائیں جانب آگئے۔ یہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک لمبے بالوں والی نوجوان عورت چھوٹی سی ندی کے کنارے بیٹھی منہ ہاتھ دھو رہی ہے۔ وہ بڑے حیران ہوئے کہ اتنی سخت سردی میں یہ عورت ٹھنڈے یخ پانی کے ساتھ بڑے آرام سے منہ دھو رہی ہے۔

نسطور اور کامنی ایک چٹان کی اوٹ میں ہوکر اسے دیکھنے لگے۔ عورت کوئی سادھو جوگن لگتی تھی۔ اس کا لباس بھی جوگنوں والا تھا اور گلے میں مالائیں تھیں۔ منہ ہاتھ دھونے کے بعد وہ ایک طرف چل پڑی۔ نسطور نے کامنی سے کہا۔

"یہ کوئی پراسرار عورت لگتی ہے۔ اس کا پیچھا کرکے پتہ کرتے ہیں کہ یہ کون ہے اور کہاں جارہی ہے۔"

نسطور اور کامنی دونوں غائب ہوگئے اور پراسرار عورت کا پیچھا کرنے لگے۔ یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ کامنی اپنے آپ غائب نہیں ہوسکتی

تھی۔ وہ سانپ بن سکتی تھی مگر غائب نہیں ہوسکتی تھی۔ نسطور غائب بھی ہوسکتا تھا، چنانچہ کامنی ناگن سانپ کی شکل میں آکر نسطور کی کلائی سے لپٹ جاتی تھی اور نسطور کے ساتھ ہی وہ بھی غائب ہوجاتی تھی، چنانچہ اس وقت بھی وہ نسطور کی کلائی سے لپٹی ہوئی تھی اور نسطور کے ساتھ وہ بھی غائب تھی۔

نسطور غائب ہوکر پراسرار عورت سے چند قدموں کے فاصلے پر رہ کر ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ پراسرار عورت خاموشی سے پتھروں پر سے گزرتی چلی گئی۔ وہ ایک چھوٹی پہاڑی کے دامن میں آئی، یہاں اونچا چبوترہ بنا ہوا تھا۔ پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر وہ چبوترے پر پہنچی۔ نسطور بھی اوپر آگیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہاں پہاڑی کی دیوار میں ایک غار کا منہ بنا ہوا تھا جس کے آگے ہرن کی کھال کا پردہ لٹک رہا تھا۔ پراسرار عورت پردہ اٹھاکر غار کے اندر چلی گئی۔ کامنی نے نسطور کو سرگوشی میں کہا۔

"اندر چل کر دیکھتے ہیں یہ عورت کیا کررہی ہے۔"

نسطور غیبی حالت میں غار کے اندر چلا گیا۔ غار کے اندر عورت نے سانپ کا ایک پتھر کا چھوٹا سا بت سامنے رکھا ہوا تھا اور اس پر سیندور ڈالتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"مہاناگ دیوتا! آج مجھے ندی پر دیر ہوگئی۔ مجھے معاف کردینا۔"

نسطور ایک طرف غیبی حالت میں چپ چاپ کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ کامنی بھی اس کی کلائی سے لپٹی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پراسرار عورت سانپ کی پوجا کرنے لگی۔ اس نے ہاتھ باندھ کر آنکھیں بند کرلی تھیں اور کوئی اشلوک پڑھ رہی تھی۔ پوجا کرنے کے بعد وہ اٹھی اور پتھر کے صندوق میں سے اس نے ایک برتن نکال کر باہر رکھا۔

نسطور برتن کو اٹھا کر دیکھنے لگا۔

پراسرار عورت نے کہا۔

"کسی کی چیزیں اٹھا کر نہیں دیکھا کرتے۔ برتن جہاں سے اٹھایا ہے وہیں رکھ دو۔"

نسطور اور کامنی تو حیران ہوکر رہ گئے۔ اس کا مطلب تھا کہ ب

پراسرار عورت انہیں دیکھ رہی تھی۔ پراسرار عورت نے کہا۔

"ایک تو تم میری اجازت کے بغیر میرے گھر میں گھس آئے ہو اور پھر میری چیزیں اٹھا اٹھا کر دیکھ رہے ہو۔ یہ بات تہذیب اور اخلاق کے خلاف ہے۔"

نسطور نے برتن وہیں رکھ دیا اور کہا۔

"معاف کردینا بہن! مجھ سے غلطی ہوگئی، مگر یہ بتاؤ کہ کیا تم ہمیں دیکھ رہی ہو؟"

پراسرار عورت نے کہا۔

"تمہیں اگر دیکھ نہ رہی ہوتی تو کیسے کہتی کہ یہ برتن وہیں رکھ دو۔"

اب نسطور ظاہر ہوگیا۔ کامنی ناگن بھی اس کے ساتھ ہی عورت کی شکل میں ظاہر ہوگئی۔ پراسرار عورت نے ان دونوں پر ایک نظر ڈالی اور

کہا۔

"تم لوگ اس ویران پہاڑی علاقے میں کیا لینے آگئے ہو؟ کیا تمہیں کسی خفیہ خزانے کی تلاش ہے۔"

نسطور نے کہا۔

"نہیں بہن! ہمیں کسی خزانے کی حاجت نہیں ہے۔ ہمارے پاس خدا کا دیا ہوا بہت کچھ ہے مگر پہلے تم بتاؤ کہ یہاں اکیلی کیسے رہ رہی ہو؟"

پراسرار عورت مسکرائی۔ کہنے لگی۔

"میرا نام اروشی ہے۔ میں مہاناگ دیوتا کی پجارن ہوں۔ کبھی پہلے مہاناگ کے ایک مندر میں پوجا کیا کرتی تھی۔ پھر یہاں پہاڑیوں میں آگئی۔ اب مہاناگ دیوتا نے مجھے اتنی طاقت دے رکھی ہے کہ اگر کوئی شخص غائب ہوکر بھی میرے غار میں داخل ہو یا میرے سامنے آئے تو وہ مجھے نظر آجاتا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ یہاں کیا مقصد لے کر آئے ہو؟"

کامنی ابھی پراسرار عورت اروشی کو اپنا مقصد نہیں بتانا چاہتی تھی، مگر نسطور نے اپنی سادہ طبیعت سے مجبور ہوکر اسے سب کچھ بتادیا کہ وہ پجاری راکھشش کو ڈھونڈنے یہاں آئے ہیں۔ پراسرار عورت نے سوال کیا۔

"تمہیں اس کی کیا ضرورت پڑگئی ہے۔"

نسطور بولا۔

"اس نے ہمارے ایک ساتھی ذکوتا جن کو اپنے قبضے میں کرکے ساری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طاقت چھین لی ہے۔ ہمیں اپنے ساتھی کی تلاش ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں پجاری صرف یہ بتادے کہ اس نے ہمارے ساتھی زکوٹا جن کو کہاں قید میں رکھا ہوا ہے۔"

پراسرار عورت مسکرانے لگی۔ بولی۔

"اب معلوم ہوا کہ دنیا کے انسانوں پر تو مصیبتیں پڑتی ہی رہتی ہیں مگر تم جنات کی دنیا کے لوگ بھی اس قسم کی مصیبتوں میں پھنس جاتے ہو۔"

نسطور نے کہا۔

"کیا کریں بہن جی! بس پھنس گئے ہیں بلکہ جب سے ہم انسانوں کی دنیا میں آئے ہیں ہر روز ایک مصیبت سے پالا پڑتا ہے۔"

کامنی نے کہا۔

"بہن اروشی! کیا تم ہماری کوئی مدد کر سکتی ہو؟"

پراسرار عورت خاموش تھی۔ ایسے لگتا تھا کہ وہ کچھ سوچ رہی ہے۔ کسی بات پر غور کر رہی ہے۔ پھر سر اٹھا کر اس نے کامنی کی طرف دیکھا اور کہا۔

"میری بہن! پجاری راکھشش کے پاس اس وقت بہت بڑی طاقت ہے۔ وہ ہو سکتا ہے کہ مہاناگ دیوتا کے گورو اژدھا کے غار میں چھپا ہوا ہو اور گورو اژدھا سے کچھ نئی طاقتیں حاصل کر رہا ہو۔ زکوٹا تمہارا ساتھی کہاں ہے؟ اس کے بارے میں پجاری راکھشش ہی تمہیں کچھ بتا سکتا ہے۔ میں نہیں بتا سکتی۔"

نسطور نے کہا۔

"میں غار میں جا کر پجاری کو پکڑتا ہوں۔"

پراسرار عورت اروشی ہنس کر کہنے لگی۔

"تم کوہ قاف کے جن ہو سکتے ہو مگر ہماری زمین کے طلسم اور اژدہوں اور سانپوں کی دنیا سے واقف نہیں ہو۔ یہ بڑی عجیب و غریب اور دہشت والی دنیا ہے۔ اس دنیا میں آ کر کبھی کبھی کوہ قاف کے جن بھی پھنس جاتے ہیں۔"

کامنی ناگن نے پوچھا۔

"تو پھر تم ہمیں کیا مشورہ دیتی ہو؟"

پراسرار عورت نے کہا۔

"میں تمہیں یہی مشورہ دوں گی کہ گورو اژدھا کے غار کا رخ مت کرنا۔ باہر رہ کر انتظار کرو کہ پجاری راکھشش کب غار سے نکلتا ہے۔ اس کے بعد تم اس پر اپنی جناتی طاقت سے قبضہ حاصل کر سکتے ہو، مگر غار کے قریب جاؤ گے تو کسی بہت بڑی مصیبت میں پھنس سکتے ہو۔"

نسطور کہنے لگا۔

"ٹھیک ہے اروشی بہن! ہم تمہارے مشورے پر عمل کریں گے۔ یہاں قریب ہی کوئی غار ہو تو ہمیں بتادو۔ ہم وہاں اپنے ٹھہرنے کے لئے جگہ بنا لیتے ہیں۔"

اروشی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"وہ سامنے والی پہاڑی کی پچھلی طرف ایک چھوٹا سا قدرتی غار ہے۔ اس کے آگے ایک پہاڑی چشمہ بھی بہتا ہے۔ وہاں تم منہ ہاتھ دھو سکو گے۔ کھانے پینے سے تو تم بے نیاز ہی ہو۔"

نسطور نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں بہن! ہم ہوائی مخلوق ہیں۔ ہمیں نہ بھوک لگتی ہے نہ پیاس لگتی ہے۔ نہ سردی لگتی ہے نہ گرمی لگتی ہے۔"

پراسرار عورت نے کامنی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"یہ لڑکی مجھے سانپ لگ رہی ہے۔ کیوں کامنی! تم اصل میں سانپ ہو ناں؟"

کامنی کو اس پراسرار عورت سے اپنا کوئی راز چھپانے کی ضرورت نہیں تھی اور راز چھپانے کا کوئی فائدہ بھی نہیں تھا' کیونکہ اسے سب پتہ چل جاتا تھا۔ کامنی نے کہا۔

"بہن! تم نے ٹھیک کہا۔ میں اصل میں ناگن ہوں' میں زمین کے اندر سانپوں کے بادشاہ شیش ناگ کی دیوی ہوں۔ میں عورت کی شکل بھی اختیار کر لیتی ہوں اور سانپ بھی بن جاتی ہوں۔"

پراسرار عورت نے کامنی ناگن سے ہاتھ ملایا اور بولی۔

"میں شیش ناگ دیوتا کا بڑا احترام کرتی ہوں۔ مجھے تم سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔"

کامنی ناگن نے سوال کیا۔

"اگر میں سانپ کی شکل یعنی ناگن بن کر اژدھا کے غار میں چلی جاؤں تو کیا مجھ پر بھی کوئی مصیبت آسکتی ہے؟"

پراسرار عورت بولی۔

"میرا خیال ہے تمہیں زمین کے اوپر کے اژدھوں اور سانپ ناگوں کی دنیا کا علم نہیں ہے۔ یہ اژدھا جو غار میں رہتا ہے اتنی بڑی طاقت کا مالک ہے کہ ایک میل تک اس کی پھنکار پر آگ لگ سکتی ہے۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم پجاری راکھشش کے غار سے باہر آنے کا انتظار کرو۔ جب وہ باہر آجائے تو پھر اس کو پکڑ سکتے ہو تو پکڑ لینا۔"

"بہن تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو۔ تمہارے مشورے کا شکریہ۔ ہم سامنے والی پہاڑی کے غار میں جا کر عارضی ٹھکانہ بنا لیتے ہیں اور پجاری کے غار سے باہر نکلنے کا انتظار کریں گے' مگر تم نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ اژدھا دیوتا کا غار کہاں پر ہے؟"

پراسرار عورت نے کہا۔

"اژدھا دیوتا کا غار اوپر پہاڑی ڈھلان پر ہے جس کے باہر ایک سانپ کا بت لگا ہوا ہے۔ مگر یہ خیال رکھنا کہ غار کے قریب مت جانا۔ غار کے باہر سے کوئی چیونٹی بھی گزرتی ہے تو غار کے اندر اژدھا دیوتا کو پتہ چل جاتا ہے۔"

نسطور بولا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ہم غار کے قریب نہیں جائیں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور اور کامنی ناگن پراسرار عورت سے جدا ہو کر سامنے والی پہاڑی کے پیچھے آ گئے۔ وہاں ایک قدرتی غار بنا ہوا تھا، جو چھوٹا سا تھا مگر اس کے اندر کافی جگہ تھی اور چھت بھی اونچی تھی، یعنی چلنے اور کھڑے ہونے سے سر چھت سے نہیں ٹکراتا تھا، اور کسی غار کی یہ بھی ایک خوبی ہوتی ہے۔

نسطور اور کامنی نے یہاں رہنا شروع کر دیا۔ رات کے وقت نسطور کامنی ناگن کو بتائے بغیر اوپر پہاڑی کے دامن میں واقع اژدھا کے غار کی طرف نکل جاتا اور دور کسی چٹان کے پیچھے کھڑے ہو کر غار کو تکتا رہتا کہ شاید اب پجاری راکھشس باہر نکلے۔ انہیں دو دن گزر گئے۔ اس دوران پجاری ایک بار بھی غار سے باہر نہ آیا۔ نسطور نے پراسرار عورت سے یہ پتہ کرا لیا تھا کہ پجاری اژدھا دیوتا کی غار میں ہی ہے۔ نسطور تیسرے روز کامنی سے کہنے لگا۔

"کامنی! میرا خیال ہے ہمیں اژدھا کے غار کی نگرانی کرنی چاہئے۔ کیا پتہ کس وقت پجاری غار سے نکلے اور کسی دوسری طرف چلا جائے۔"

کامنی ناگن نے سوچا کہ نسطور بالکل ٹھیک کہتا ہے۔ اس نے نسطور سے کہا۔

"وہاں ہم میں سے کوئی چوبیس گھنٹے پہرہ نہیں دے سکتا۔ میں پدم سانپ کو بلاتی ہوں۔ یہ کام وہی کر سکتا ہے۔"

کامنی ناگ پدم سانپ کو بلانے کے لئے آتشی منتر پڑھنے لگی۔ منتر

اس نے زور سے پھونک ماری تو پدم سانپ حاضر ہو گیا۔

"کیا حکم ہے دیوی جی؟"

کامنی ناگن نے اسے ساری بات سمجھائی اور کہا۔

"تمہارے ساتھ آؤ۔ ہم تمہیں اژدھا دیوتا کا غار دکھاتے ہیں۔ تمہیں ے کچھ فاصلے پر خاموشی سے بیٹھ کر یہ دیکھنا ہوگا کہ غار میں سے پجاری ھشس کب باہر نکلتا ہے۔ جیسے وہ باہر نکلے تم اسی وقت آ کر ہمیں خبر نا مگر ایک بات کا خیال رکھنا۔ اژدھا کے غار سے کافی فاصلے پر رہنا زیادہ حرکت نہ کرنا۔ بے حس بیٹھے رہنا، کیونکہ تم نے اگر ذرا بھی ت کی تو غار کے اندر اژدھا کو پتہ چل جائے گا اور پھر تمہاری زندگی ے میں پڑ سکتی ہے۔"

پدم ناگ نے سانپوں کی زبان میں کہا۔

"دیوی جی! آپ نے جیسے حکم دیا ہے میں ویسے ہی کروں گا۔ میں نہ ر کے قریب جاؤں گا اور نہ کوئی حرکت کروں گا۔ آپ مجھے وہ جگہ بتا دیں ں اژدھا کا غار ہے اور جہاں مجھے بیٹھنا ہے۔"

کامنی ناگن نے پدم ناگ کو اٹھا کر اپنی کلائی کے ساتھ لپیٹا اور اوپر اژدھا کے غار کی طرف چل دی۔ یہ غار وہ دور سے نسطور کے ساتھ پہلے بھی دیکھ چکی تھی۔ غار کے باہر سانپ کا ایک بت لگا ہوا تھا۔ نسطور اور کامنی اژدھا کے غار سے دور ایک چبوترے کے اوپر کھڑے اسے دیکھ رہے تھے اور پدم سانپ کو بھی دکھا رہے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کامئی نے پدم سانپ کو کہا۔

"یہ ہے سامنے اژدھا دیوتا کا غار۔ اس میں سے جب اور جس دن بھی ایک آدمی باہر نکلے تمہیں اس کا پیچھا کرنا ہے کہ وہ کہاں جاتا ہے اس کے بعد فوراً ہمیں آکر اطلاع کردینی ہے، مگر خبردار! اس چبوترے پر کنڈلی مار کر بے حس ہوکر بیٹھ جانا۔ اژدھا کو تمہاری ذرا سی حرکت کا علم ہوجائے گا، تم سانپ کی جون سے بھی ہو اس لئے اسے تمہاری بو جاسکتی ہے مگر وہ یہی سمجھے گا تم اس علاقے کے کوئی سانپ ہو، اگر تم زیادہ نقل و حرکت کی تو اژدھا کو تم پر شک پڑسکتا ہے کہ تم باہر کے سانپ ہو اور وہ تمہیں پھنکار مار کر اسی جگہ بھسم کردے گا۔ اب ہم جاتے ہیں۔"

کامئی اور نسطور واپس چلے گئے۔ پدم سانپ چبوترے پر کنڈلی مار بیٹھ گیا۔ اس نے پھن اٹھالیا اور اپنی آنکھیں غار کے منہ پر جمادیں۔ بالکل بے حس و حرکت ہوکر بیٹھا تھا، عام سانپوں میں بھی یہ خوبی ہوتی ہے کہ کئی کئی دنوں تک کسی جگہ بے حس و حرکت ہوکر بغیر سانس لئے بیٹھے رہ سکتے ہیں اور یہ تو پدم سانپ تھا جس کے اندر عام سانپوں کے مقابلے میں زیادہ طاقت تھی۔ اس وقت پجاری راکھشش غار کے اندر ہی تھا۔ وہ اژدھا دیوتا کے بت کے سامنے بیٹھا خاص چلہ کررہا تھا۔ اژدھا دیوتا اگرچہ پتھر کا تھا مگر وہ زندہ تھا۔ وہ باہر کی ساری آوازیں سن لیتا تھا اور پھنکار مار کر آگ بھی لگاسکتا تھا، مگر اکثر خاموش رہتا تھا۔ پجاری دو دنوں سے اس کی پوجا کررہا تھا مگر اژدھا دیوتا نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ وہ یہ دیکھ رہا

تھا کہ کیا پجاری اس قابل ہے کہ اسے نئی طاقت دی جائے۔

اچانک اژدھا دیوتا نے غار کے باہر کسی سانپ کی موجودگی کو محسوس کیا۔ اسے سانپ کی بو عام سانپوں سے مختلف لگی۔ اس نے ہلکا سا سانس کو کھینچا۔ واقعی بو کسی اجنبی سانپ کی تھی۔ اس نے پہلی بار زبان کھولی انسانی آواز میں پجاری سے کہا۔

"راکھشش! میرے غار کے باہر کوئی اجنبی سانپ بیٹھا تمہاری نگرانی کررہا ہے۔ جاؤ اس کو ہلاک کرکے آؤ۔ وہ تمہارا اور میرا دشمن ہے۔"

پجاری راکھشش اس وقت اٹھا اور غار کے منہ کی طرف تیز تیز چال چلتا غار کے باہر آگیا۔ پجاری بڑا چالاک اور عیار شخص تھا۔ اس نے یہ ظاہر ہی نہ کیا کہ وہ کسی سانپ کو دیکھنے آیا ہے۔ اس کی تیز نگاہوں نے دور چبوترے پر ایک سانپ کو کنڈلی مارے بیٹھے دیکھ لیا تھا۔ اس کو بھی پدم سانپ کی بو بڑی عجیب لگی تھی۔

پدم اپنی طرف سے بے فکر ہوکر چبوترے پر بیٹھا تھا۔ جونہی اس نے غار کے اندر سے ایک جوگی قسم کے آدمی کو باہر نکلتے دیکھا تو ہوشیار ہوگیا۔ اس کی نگاہیں پجاری راکھشش کا تعاقب کرنے لگیں۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ پجاری کو ذرا سا بھی شک پڑے کہ کوئی سانپ اس کا پیچھا کررہا ہے۔ جب پجاری راکھشش ایک پہاڑی کے پیچھے ہوگیا تو پدم ناگ جلدی سے چبوترے سے اتر آیا، وہ بڑی تیزی سے رینگتا پہاڑی کی دوسری طرف آگیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ پجاری ایک چٹان کی طرف جارہا ہے۔ وہاں ایک پہاڑی ندی بہہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہی تھی۔ پجاری کو بھی معلوم تھا کہ سانپ اس کا تعاقب کر رہا ہے۔ چٹان کے پیچھے چھپ گیا۔

پدم سانپ جیسے ہی چٹان کے پاس آیا۔ پجاری نے زہبی نوف کا لگایا اور پدم سانپ کو اٹھا کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ پدم سانپ ہلاک ہوگیا۔ پجاری نے سانپ کے ٹکڑے اٹھائے اور واپس اسی چبوترے پر لا کر رکھ دیئے جس پر وہ زندہ حالت میں تھوڑی دیر پہلے کنڈل مار کر غار کی نگرانی کر رہا تھا۔ پجاری راکھشش اس کے بعد غار کے اندر چلا گیا دن گزر گیا۔ شام کو نسطور نے کامنی سے کہا۔

"میں ذرا غار کے پاس جاکر معلوم کرتا ہوں کہ پدم سانپ کو کچھ چلا کہ نہیں۔"

کامنی کہنے لگی۔

"اگر اسے کچھ پتہ چلے گا تو اپنے آپ ہمارے پاس آجائے گا۔"

نسطور چونکہ بڑی جلدی جذباتی ہوجاتا تھا۔ کہنے لگا۔

"پھر بھی کامنی بہن! میں جاکر معلوم کرتا ہوں تم فکر نہ کرو۔ میں غار کے پاس بھی نہیں جاؤں گا اور وہاں زیادہ نقل و حرکت بھی نہیں کروں گا۔"

نسطور غائب ہوا اور اکیلا ہی اژدھا دیوتا کے غار کی طرف روانہ ہوگیا' وہ چونکہ غائب ہو کر ہوا میں اڑ رہا تھا اس لئے بڑی جلدی بلکہ ایک سیکنڈ میں وہاں پہنچ گیا۔ نیچے آکر اس نے چبوترے پر نظر ڈالی تو پریشان

ہوگیا۔ چبوترے پر پدم سانپ کی جگہ اس کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے جن پر پہاڑی چونٹیاں چمٹی ہوئی تھیں۔

کامنی ناگن اور نسطور اسی وقت ماتا ناگنی کے پاس گئے اور سارا واقعہ سنایا۔ ماتا ناگنی نے کہا۔

"میں نہ کہتی تھی کہ اژدھا دیوتا کی طاقت بہت زیادہ ہے' وہ اگرچہ پتھر کا بت ہے مگر وہ غار کے باہر کی ذرا سی حرکت بھی محسوس کر لیتا ہے۔ یہ اس کے طلسم کی وجہ سے ہے۔"

نسطور بولا۔

"ماتا ناگنی بہن؟ اب کیا کریں؟"

ماتا ناگنی نے کہا۔

"اب یہی ہوسکتا ہے کہ تم دونوں غائب ہو کر غار کے سامنے چھپ کر بیٹھے رہو اور پجاری کے نکلنے کا انتظار کرو۔ جیسے وہ باہر نکلے اسے دبوچ کر غائب کردو۔ دوسرا کوئی طریقہ نہیں ہے۔"

نسطور اور کامنی ناگن وہاں سے سیدھے سرائے میں آگئے۔

عمرو عیار کو بھی سارے واقعات سنائے۔ عمرو کہنے لگا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔"

نسطور نے فوراً کہا۔

"بالکل نہیں۔ اس مہم پر میں اکیلا ہی جاؤں گا۔ کامنی بھی میرے ساتھ نہیں جائے گی' یہ بڑی اہم اور خطرناک مہم ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کامنی بولی۔

"مگر تمہاری حفاظت بھی تو ضروری ہے۔"

نسطور نے کہا۔

"میں اپنی حفاظت کرنا جانتا ہوں۔"

اس پر کامنی ناگن خاموش ہوگئی۔ وہ جانتی تھی کہ نسطور کے پاس اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ اژدھا دیوتا اور پجاری راکھشں کے جادو کا مقابلہ کرسکے' ہاں اگر اس نے پجاری کو دبوچ کر غائب کرنے میں جلدی سے کام لیا تو ٹھیک ہے اگر ذرا دیر کردی تو پجاری کا طلسم الٹا اسے قابو کرلے گا۔ وہ چپ رہی' نسطور جونہی رات کا اندھیرا پھیلا غائب ہوکر اژدھا کے غار کے سامنے ایک چٹان کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں غار کے دروازے پر لگی تھیں۔

○☆○

قبرستان کی ڈراؤنی آوازیں

غار کے اندر پجاری راکھشں' اژدھا دیوتا کے سامنے اس کا چلہ کاٹ رہا تھا' جب چلہ پورا ہوگیا تو اژدھا دیوتا نے پجاری سے کہا۔

"راکھشں! تم میرے سچے پجاری ہو۔ ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ مصیبت کے وقت ہم تمہاری مدد کریں گے اور سنو اس وقت تمہارا کوئی دشمن غار کے باہر تمہارا انتظار کررہا ہے۔ جونہی تم باہر نکلو گے وہ تمہیں دبوچ لے گا۔"

پجاری نے کہا۔

"دیوتا! میں اس کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

اژدھا نے کہا۔

"اس کی طاقت تم سے زیادہ ہے۔ ابھی تم اس کی طاقت کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ تم غار کے پچھلے سوراخ میں سے باہر نکل جاؤ۔ تمہارے دشمن کا صرف میں ہی مقابلہ کرسکتا ہوں' جاؤ۔"

پجاری غار کے پچھلے دروازے میں سے نکل گیا۔ اس کے جانے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بعد اژدھا نے اپنا چہرہ موڑ کر غار کے سامنے والے دروازے کی طرف کرلیا' جس کے سامنے چٹان کی اوٹ میں نسطور غیبی حالت میں بیٹھا پجاری کے باہر نکلنے کا انتظار کررہا تھا۔ اسے پتہ نہ چل سکا تھا کہ پجاری پچھلے دروازے سے نکل کر جاچکا ہے۔

نسطور کو وہاں بیٹھے کافی دیر ہوگئی تھی۔ رات گزرتی جارہی تھی۔ نسطور نے سوچا کہ اس طرح وہ کب تک بیٹھا رہے گا۔ کیوں نہ وہ ذرا آگے جاکر غار کے اندر دیکھے۔ آخر وہ کوہ قاف کا جن ہے۔ اس کے پاس بھی بڑی طاقت ہے۔ پجاری اس کا کیا بگاڑ لے گا۔ اسے اپنے دوست زکوتا کو بھی تلاش کرنا ہے۔ یہ سوچ کر نسطور چٹان کی اوٹ سے نکلا۔ فضا میں آہستہ آہستہ تیرتا ہوا وہ غار کے اوپر آگیا۔ پھر آہستہ آہستہ اوپر سے نیچے آنے لگا' جس طرح ہیلی کاپٹر نیچے اترتا ہے۔ ہیلی کاپٹر کی تو آواز آتی ہے۔ شور ہوتا ہے مگر نسطور کے نیچے اترنے کی کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔

وہ غار کے بالکل سامنے آگیا۔ وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا' لیکن اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس بات سے بھی اسے حوصلہ ہوا۔ اس نے غار کے اندر جھانک کر دیکھا۔ غار کے اندر اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ نسطور ذرا آگے ہوگیا۔ اب وہ غار کے دروازے سے ایک قدم آگے کی طرف تھا۔ اسے غار میں سے عجیب ناگوار سی بو محسوس ہوئی۔ یہ یقیناً" اژدھا کی بو ہے۔" نسطور نے سوچا۔ نسطور جب غائب ہوتا تھا تو وہ اندھیرے میں بھی دیکھ لیتا تھا مگر یہ پہلا غار تھا جس کے اندھیرے میں اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔

وہ غار کی دیوار کے ساتھ لگ گیا تھا۔ اژدھا دیوتا اسے دیکھ رہا تھا۔ اژدھا ایک خاص وقت کا انتظار کررہا تھا۔ نسطور پر جب غار کے اندر کسی شے نے حملہ نہ کیا تو اس کی ہمت بڑھ گئی اور وہ چند قدم اور آگے آگیا۔

اژدھا دیوتا اندھیرے میں نسطور کو صاف دیکھ رہا تھا۔ اژدھا کی نگاہ اس گہرے گڑھے پر بھی تھی جو غار کے اندر کھدا ہوا تھا اور جس کے اوپر گھاس کا چھپر ڈال دیا گیا تھا۔ جونہی حوصلہ پاکر نسطور آگے بڑھا اس کا پاؤں گڑھے کے اوپر بچھے گھاس پھوس کے چھپر پر پڑا اور وہ دھڑام سے پندرہ فٹ گہرے گڑھے میں گرگیا۔ نسطور جب غائب ہوتا تھا تو اس کا وزن بڑا ہلکا ہوجاتا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ غار کے اندر آکر نسطور کو اپنا وزن محسوس ہونے لگا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ گھاس پھوس کے چھپر پر پاؤں کا دباؤ پڑنے سے گہرے گڑھے میں گرگیا تھا۔ گہرے غار میں گرنے کے بعد نسطور نے غیبی حالت میں اوپر اٹھنے کی کوشش کی مگر وہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کرسکا۔ غار میں ایک تیز بو گیس کی طرح پھیلی ہوئی تھی۔ اس میں سانس لینے سے نسطور پر بے ہوشی طاری ہوگئی' اس کے ساتھ ہی اسے کوئی ہوش نہ رہا۔

گڑھے کے اندر دیوار میں ایک گول کشادہ سوراخ بنا ہوا تھا' جیسے ہی نسطور بے ہوش ہوا اس سوراخ میں سے ایک بڑا سانپ نمودار ہوا۔ گڑھے میں آکر اس نے نسطور کو اپنے منہ میں دبا کر اوپر کو اٹھایا اور اسے لے کر گڑھے میں سے باہر نکل گیا۔ غار کے اندر پتھر کا اژدھا دیوتا اسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طرح بت بنا اپنی جگہ پر بیٹھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اژدھا میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس کا منہ کھلا' اس کے منہ میں سے ایک سرخ شعلہ نکل کر اوپر غار کی چھت سے ٹکرایا' غار کی چھت میں سے پتھر کا ایک بہت بڑا ٹکڑا گرج دار آواز سے الگ ہو کر نیچے گڑھے میں گر پڑا۔ اس پتھر نے گڑھے کو بند کر دیا۔ اب وہاں کوئی گڑھا نہیں تھا۔

عمرو عیار اور کامئی ناگن پراسرار عورت کے ساتھ غار کے سامنے ایک چھوٹے غار میں بیٹھے نسطور کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ جب رات گزر گئی' دن کافی نکل آیا' اور نسطور واپس نہ آیا تو انہیں فکر لگی۔ کامئی ناگن کو زیادہ فکر تھا' کیونکہ وہ جانتی تھی کہ نسطور میں عقل زیادہ نہیں ہے۔ وہ کہیں زیادہ احمقانہ حرکت نہ کر بیٹھا ہو۔ اس نے عمرو سے کہا۔

"عمرو بھائی! چلو چل کر دیکھتے ہیں کہ نسطور وہاں کیا کر رہا ہے۔ اسے اب تک آجانا چاہئے تھا۔"

عمرو عیار بھی کچھ پریشان تھا' کہنے لگا۔

"چلو چل کر دیکھتے ہیں۔"

وہ دونوں پہاڑی کے چھوٹے غار سے باہر نکل آئے۔ سامنے چٹان والی غار میں پراسرار عورت رہتی تھی۔ غار کے باہر ہرن کی کھال کا پردہ لٹک رہا تھا۔ پراسرار عورت وہاں نہیں تھی۔ عمرو اور کامئی ناگن وہاں سے چلتے پہاڑی راستوں سے گزرتے اژدھا کے غار کے سامنے آگئے۔ وہ کچھ فاصلے پر چٹان کی اوٹ میں بیٹھ گئے اور ماحول کا جائزہ لینے لگے۔ عمرو عیار

نے نسطور کو آواز دی۔ کوئی جواب نہ آیا' وہ کہنے لگا۔

"نسطور یہاں نہیں ہے کامئی! مجھے اس کی بو بھی نہیں آرہی۔"

کامئی ناگن کو فکر ہوئی' کہنے لگی۔

"کہیں وہ غار کے اندر نہ چلا گیا ہو۔"

عمرو بولا۔

"چلو ہم غار کے اندر چل کر دیکھتے ہیں کہیں نسطور کسی مشکل میں نہ پھنس گیا ہو۔"

کامئی ناگن نے کہا۔

"ہمارا اس طرح غار میں جانا ٹھیک نہیں' وہاں بڑا خطرہ ہے۔ تم یہاں ٹھہرو' میں پراسرار عورت اروشی سے جاکر بات کرتی ہوں۔ میں ابھی واپس آجاؤں گی۔ تم یہاں سے کہیں مت جانا۔"

عمرو عیار کو وہیں بیٹھے رہنے کی تاکید کرکے کامئی ناگن تیز تیز چلتی پراسرار عورت اروشی کے غار میں آئی۔ اروشی اس وقت ندی پر نہانے کے بعد غار میں آگئی ہوئی تھی اور اپنے بال سکھا رہی تھی۔ کامئی ناگن نے اسے بتایا کہ نسطور رات کا گیا ہوا تھا' ابھی تک واپس نہیں آیا۔

پراسرار عورت نے کامئی کی طرف گھور کر دیکھا اور کہا۔

"جو لوگ کسی کی نصیحت نہیں مانتے اور احمقانہ حرکتیں کر بیٹھتے ہیں ان کا یہی انجام ہوتا ہے' نسطور ضرور غار کے اندر چلا گیا ہوگا۔ میں نے تم لوگوں کو منع کیا تھا کہ غار کے اندر کوئی نہ جائے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کامئی ناگن نے کہا۔

"اب کیا ہو سکتا ہے، ہمیں کوئی علاج بتاؤ۔ میں عمرو عیار کو غار کے سامنے چھوڑ کر آئی ہوں۔ میں خود غار کے اندر اسی لئے نہیں گئی اور عمرو کو بھی منع کر آئی ہوں کہ وہ غار کے اندر جاکر نسطور کو ڈھونڈنے کی کوشش نہ کرے۔"

پراسرار عورت بولی۔

"ٹھہرو۔ میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔"

اس کے بعد پراسرار عورت نے مٹی کی ہانڈی میں سے دو بیر نکالے۔ ان پر منتر پڑھ کر پھونکا۔ ایک بیر خود کھالیا اور دوسرا بیر کامئی کو دے کر کہا۔

"اسے تم کھالو۔ ایک گھنٹے تک اس کا اثر رہے گا۔ غار کے اندر اگر کوئی طلسم ہوا بھی تو اس کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ آؤ میرے ساتھ۔"

پراسرار عورت کامئی ناگن کو لے کر اس جگہ آگئی جہاں عمرو عیار پہلے سے بیٹھا کامئی کی راہ دیکھ رہا تھا۔ پراسرار عورت نے عمرو عیار سے کہا۔

"عمرو! تم اسی جگہ پر بیٹھے رہو۔ ہم غار کے اندر نسطور کو تلاش کرنے جارہے ہیں۔"

عمرو بولا۔

"میں بھی ساتھ جاؤں گا۔"

پراسرار عورت نے کہا۔

"نہیں تم پر اژدھا کے طلسم کا فوراً اثر ہوجائے گا۔ ہم دونوں نے منتر والے بیر کھائے ہوئے ہیں، ہم پر ایک گھنٹے تک وہاں کسی طلسم کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ تم اسی جگہ رہو۔"

پراسرار عورت کامئی ناگن کو لے کر غار میں داخل ہوگئی۔

غار میں اندھیرا تھا۔ پراسرار عورت نے مشعل روشن کرلی۔ مشعل کی روشنی میں وہ غار میں آگے بڑھنے لگے۔ پھر انہوں نے پتھر کے ایک اژدھا کا بہت بڑا بت دیکھا جس کی آنکھوں میں سے سرخ روشنی نکل رہی تھی۔ پراسرار عورت نے ادھر ادھر نسطور کو تلاش کیا۔ کامئی نے نسطور کو آوازیں بھی دیں مگر نسطور کی آواز کسی طرف سے بھی نہ آئی۔ غار آگے جاکر بند ہوگئی تھی۔

کامئی کہنے لگی۔

"اروشی بہن! تمہارا کیا خیال ہے اگر نسطور اس غار میں داخل ہوا تھا تو پھر کہاں چلا گیا؟"

پراسرار عورت نے کہا۔

"اس کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔ غار میں داخل ہونے کے بعد اژدھا دیوتا کا طلسم اسے غائب بھی کر سکتا ہے۔ اسے ہلاک بھی کر سکتا ہے، یہ دعا کرو کہ وہ غار میں داخل نہ ہوا ہو۔"

کامئی نے کہا۔

"نسطور ضرور غار میں داخل ہوا ہے۔ اگر وہ غار میں داخل نہ ہوتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو پھر سیدھا ہمارے پاس واپس آتا۔"

پراسرار عورت کہنے لگی۔

"اگر وہ غار میں داخل ہوا ہے تو پھر اژدھا دیوتا کے طلسم میں گرفتار ہو کر خدا جانے کہاں کا کہاں پہنچ گیا ہے۔ تم ساری عمر بھٹکتی پھرو تب بھی اس کو تلاش نہ کرسکو گی۔ میں اژدھا دیوتا کی طلسمی طاقت سے واقف ہوں۔ اب جلدی سے یہاں سے نکل چلو۔ مجھے اژدھا کے طلسم کی شعائیں محسوس ہونے لگی ہیں۔"

دونوں جلدی جلدی قدم اٹھاتیں غار سے باہر نکل آئیں۔ کامنی ناگن نے عمروعیار کو جاکر بتایا کہ نسطور کا کچھ پتہ نہیں کہ وہ کہاں چلا گیا ہے۔ اروشی کا خیال ہے کہ اسے اژدھا کے طلسم نے اپنے قابو میں کرکے نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچادیا ہے۔

عمروعیار کو غصہ آگیا۔ کہنے لگا۔

"میں اژدھا کو جاکر ابھی اپنی زنبیل میں ڈالتا ہوں اور اسے ہمیشہ کے لئے غائب کردیتا ہوں۔"

پراسرار عورت نے عمرو کا بازو پکڑ کر اسے پیچھے کھینچ لیا۔

"یہ حماقت نہ کربیٹھنا۔ اپنی حماقت سے نسطور پہلے ہی گم ہوچکا ہے۔ تم اژدھا دیوتا کو زنبیل میں نہیں ڈال سکو گے۔ الٹا وہ تمہیں غائب کردے گا۔"

"تو پھر ہم نسطور کو کہاں تلاش کریں؟" کامنی ناگن نے پوچھا۔

عمرو بولا۔

"ابھی تک زکوتا ہمیں نہیں مل سکا اور اوپر سے نسطور بھی گم ہوگیا ہے۔"

پراسرار عورت کہنے لگی۔

"بہتر یہی ہے کہ تم واپس ماتا ناگنی کے پاس جاؤ، وہی تمہیں کوئی مشورہ دے سکتی ہے۔ اب میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتی۔"

کامنی ناگن اور عمروعیار اسی روز مہاناگ مندروں والی پہاڑیوں کی طرف روانہ ہوگئے۔ دوسرے دن وہ ماتا ناگنی کے پاس پہنچے اور اسے ساری داستان غم سنائی۔ ماتا ناگنی کہنے لگی۔

"نسطور کو غار کے اندر نہیں جانا چاہئے تھا۔ اژدھا دیوتا نے اسے غائب کیا ہے۔ اب اس کا ملنا محال ہے، نہ جانے وہ کونسی دنیا میں پہنچادیا گیا ہوگا۔"

عمروعیار نے کہا۔

"نسطور جہاں کہیں بھی ہوگا ہم اسے ضرور ڈھونڈ نکالیں گے۔ تم فکر نہ کرو۔ سب سے پہلے یہاں زکوتا کو تلاش کرتے ہیں، کیونکہ ہمیں شیش ناگ نے بتایا تھا کہ زکوتا اسی مندروں کے علاقے میں کسی جگہ قید ہے۔"

کامنی نے عمروعیار کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ماتا ناگنی! نسطور ہمیں ایک نہ ایک دن ضرور مل جائے گا، اس وقت ہمیں زکوتا کا سراغ لگانا ہوگا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماتا ناگنی نے کہا۔

"اس کا سراغ کہاں لگاؤ گی۔ تمہیں تو کچھ بھی نہیں پتہ کہ وہ کہاں ہے۔ اس کا ذرا سا اندازہ بھی نہیں ہے۔ یہ علاقہ تو بہت وسیع ہے۔"

کامنی ناگن کہنے لگی۔

"یہ ہم خود پتہ کرلیں گے۔ تم ہمیں یہ بتاؤ کہ مہاناگ مندر کا پجاری راکھشش واپس آیا ہے کہ نہیں؟"

ماتا ناگنی نے بتایا کہ پجاری ابھی تک واپس نہیں آیا۔ کامنی ناگن اور عمروعیار واپس اپنی سرائے والی کوٹھڑی میں آگئے۔ یہاں آکر انہوں نے اپنے بھیس بدل لئے۔ کامنی ناگن جوگنوں کا لباس پہن کر جوگن بن گئی اور عمروعیار جوگی بن گیا۔ اپنی زنبیل اس نے کاندھے سے لٹکا رکھی تھی۔ دونوں جوگی جوگن بن کر مندروں کی طرف چل پڑے۔ وہ یہ ظاہر کررہے تھے کہ مندروں کے درشن کرنے کسی دوسرے شہر سے آئے ہیں۔

انہوں نے چل پھر کر سارے مندروں کی سیر کرلی۔ صرف مہاناگ مندر رہ گیا۔ یہاں پجاری راکھشش کا تخت تھا' مگر راکھشش پجاری وہاں نہیں تھا۔ دونوں مندر میں داخل ہوگئے۔ یہاں جگہ جگہ جانوروں اور سانپوں کے بت بنے ہوئے تھے۔ یہ لوگ اس زمانے میں جانوروں اور سانپوں کی پوجا کرتے تھے۔ انہوں نے سارا مندر دیکھ ڈالا' چونکہ وہ جوگی جوگن کے بھیس میں تھے اس لئے کسی نے ان پر شک نہ کیا۔ جب کسی جگہ بھی انہیں زکوٹا کا کوئی سراغ نہ ملا تو وہ مندر کے باہر آکر ایک ستون

کے پاس بیٹھ گئے۔

عمروعیار کہنے لگا۔

"اب زکوٹا کو کہاں ڈھونڈا جائے۔ سارے مندر ہم نے چھان مارے ہیں' اس کا کہیں بھی سراغ نہیں ملا۔"

کامنی ناگن بولی۔

"ذرا ٹھہرو۔ مجھے سوچنے دو۔"

"ٹھیک ہے تم سوچو۔ میں بھی سوچتا ہوں۔"

یہ کہہ کر عمروعیار نے ایسی شکل بنالی جیسے سوچ رہا ہو۔ کامنی ناگن نے کہا۔

"اس ساری فضا پر یہاں کے اژدھا دیوتا کے طلسم کا اثر ہے۔ یہاں میں شیش ناگ کو بھی نہیں بلاسکتی' نہ میں اس سے کوئی بات کرسکتی ہوں۔ ایک پدم ناگ میرے پاس تھا اسے بھی اژدھا نے مار ڈالا۔ اب ایک ہی طریقہ رہ گیا ہے۔"

"وہ کیا؟" عمروعیار نے پوچھا۔

کامنی ناگن نے کہا۔

"وہ یہ کہ میں خود سانپ بن کر اس علاقے کی چھان بین کروں اور وہاں وہاں بھی جاکر زکوٹا کا کھوج لگاؤں جہاں ہم اپنے انسانی جسم کے ساتھ نہیں پہنچ سکتے۔"

عمرو کہنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ کام خطرناک بھی ہے، اگر کسی نے تم پر حملہ کردیا تو پھر کیا کرو گی؟"

کامنی ناگن بولی۔

"یہ لوگ سانپوں کی پوجا کرتے ہیں۔ سانپ ان کے لئے بڑے مقدس ہیں۔ یہ کسی سانپ کو نہیں مارتے۔"

"ٹھیک ہے تم یہ ترکیب بھی آزما کر دیکھ لو۔"

عمرو عیار اور کامنی سرائے کی کوٹھڑی میں واپس آگئے۔ یہاں کامنی ناگن نے سانپ کا روپ بدلا اور کوٹھڑی کی کھڑکی کے سوراخ میں سے رینگتی ہوئی باہر نکل گئی۔ وہ عام راستوں سے ہٹ کر پہاڑی جنگلی راستوں سے گزرتی مہاناگ مندر کی طرف چل پڑی۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ زکوتا مہاناگ مندر کے آس پاس ہی کہیں ملے گا۔

پہلے تو وہ بڑے مندر کے اندر پھرتی رہی۔ وہ ان کوٹھڑیوں میں بھی گئی جہاں انسانی شکل میں وہ نہیں جاسکی تھی۔ اسے رینگتا دیکھ کر لوگ اور پجاری پرے پرے ہٹ جاتے تھے۔ کوئی اسے کچھ نہیں کہتا تھا۔ وہ بڑے پجاری راکھشس کی کوٹھڑی میں بھی گئی جو خالی پڑی تھی۔ راکھشس وہاں پر موجود نہیں تھا۔

اس کوٹھڑی میں بھی کامنی کو زکوتا کا کوئی نشان نہ ملا۔ یہاں سے نکل کر وہ مندر کی دیوار کے پاس آکر ایک طرف چل پڑی۔ اب وہ مندر کے پیچھے پہنچ گئی تھی جہاں سامنے ایک کافی بڑی قدرتی جھیل بنی ہوئی تھی۔

جھیل کا نیلا پانی بالکل ساکن تھا۔ یہی وہ جھیل تھی جس کے نیچے زکوتا پتھر بنا ڈوبا ہوا تھا۔ کامنی سانپ کی شکل میں مندر کی دیوار کے پاس بیٹھی سامنے نظر آنے والی جھیل کو دیکھ رہی تھی۔ اچانک اسے جھیل کی طرف سے کشش سی محسوس ہوئی۔ جیسے جھیل میں سے مقناطیسی شعائیں نکل رہی ہوں۔ کامنی ناگن بے اختیار ہو کر جھیل کی طرف رینگنے لگی۔ جھیل کے کنارے پر آکر وہ رک گئی۔ وہ حیران تھی کہ جھیل کے پانی میں یہ مقناطیسی کشش کہاں سے آگئی تھی۔

جھیل کا پانی بالکل ساکن اور خاموش تھا۔

کامنی سانپ کی شکل میں تھی اور جھیل کی کشش کو صاف محسوس کر رہی تھی۔ وہ جھیل کی سطح کو تک رہی تھی۔ اچانک جھیل کی سطح پر حرکت پیدا ہوئی، اور پانی میں سے ایک زیر آب جھاڑی کی شاخ شڑاپ کی آواز کے ساتھ پانی میں سے نکلی۔ کامنی پر جھپٹی اور اسے اپنے ساتھ لپیٹ کر پانی کے اندر کھینچتی ہوئی لے گئی۔ یہ سب کچھ "آنا" فانا" ہو گیا اور کامنی کو جوابی حملہ کرنے کا موقع ہی نہ ملا۔

پانی کے اندر جاتے ہی طلسمی جھاڑی کی شاخ نے کامنی ناگن کو پتھر کے ایک انسانی بت کے ساتھ لگایا اور کامنی ناگن ایک دم سے اس کے ساتھ چمٹ گئی۔ طلسمی جھاڑی کی شاخ پرے ہٹ کر پانی میں غائب ہو گئی۔ کامنی ناگن پتھر کے جس انسانی بت کے ساتھ چمٹی ہوئی تھی وہ زکوتا ہی تھا، مگر کامنی ناگن کو ابھی اس کا پتہ نہیں چلا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو پتھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے بت سے علیحدہ کرنے کی بڑی کوشش کی مگر وہ اپنے جسم کو الگ نہ کرسکی۔ اس نے اپنی گردن اونچی کر کے پھن اٹھالیا۔ اب جو اس کی نگاہ پتھر کے بت کے چہرے پر پڑی تو خوشی سے اس کے منہ سے پھنکار نکل گئی۔ وہ زکوٹا تھا اور وہ زکوٹا کے جسم کے ساتھ چمٹی ہوئی تھی۔ ایک بات کی کامئی کو بے حد خوشی ہوئی کہ اس نے زکوٹا کو تلاش کرلیا ہے۔ اب وہاں سے باہر نکلنا باقی رہ گیا تھا۔

یہ زکوٹا پر کیے گئے زبردست طلسم کا اثر تھا کہ کامئی کو اس طلسم کی شعاعوں نے اپنی طرف کھینچ کر پتھر کے بت کے ساتھ چمٹادیا تھا۔ کامئی کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے اور زکوٹا کے پتھریلے جسم سے کیسے علیحدہ ہو۔ اتنے میں دن گزرگیا۔ رات آگئی۔ عمروعیار سرائے کی کوٹھڑی میں بیٹھا کامئی ناگن کا انتظار کررہا تھا۔ جب رات ہوگئی اور کامئی واپس نہ آئی تو اسے فکر ہوا اور وہ جوگی کے بھیس میں ہی اس کی کھوج میں نکل کھڑا ہوا۔ اس نے پہاڑیوں کا ایک ایک مندر دیکھ ڈالا۔ کامئی کا کوئی سراغ نہ ملا۔ تھک ہار کر وہ واپس اپنی کوٹھڑی میں آگیا اور سوچنے لگا کہ سبھی ایک ایک کر کے غائب ہورہے ہیں۔ شاید اب میری باری بھی آجائے۔ عمروعیار چوکس ہوگیا۔

اس نے فیصلہ کرلیا کہ وہ ہر طرف سے چوکنا ہوکر رہے گا اور اگر کسی دشمن نے حملہ کیا تو اس کا بہادری سے مقابلہ کرے گا، مگر ہتھیار نہیں ڈالے گا۔

رات گہری ہوگئی تھی۔ جھیل پر اندھیرا چھاگیا تھا۔ جھیل کے اندر پانی کی تہہ میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کامئی ناگن زکوٹا کے پتھریلے جسم سے چمٹی ہوئی تھی۔ صرف اس کا سر نہیں چمٹا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ سوچ سکتی تھی۔ اس کا ذہن کام کررہا تھا۔ اس نے ایک منتر پڑھ کر پھونکا اور پانی کے اندر رہنے والے کسی سانپ کو بلایا، مگر پانی کے اندر کوئی سانپ نہیں تھا۔ کافی دیر گزر گئی۔ کوئی سانپ کامئی کی مدد کو نہ آیا۔ جب رات کا اندھیرا پھیلا تو کامئی نے پانی میں ہلچل سی محسوس کی۔ اس نے سر اوپر اٹھالیا۔ کیا دیکھتی ہے کہ ایک طرف سے ایک جل پری پانی میں تیرتی اس کی طرف چلی آرہی ہے۔ کامئی ناگن کے پاس آکر وہ رک گئی اور جل پریوں کی زبان میں بولی۔

"کیا تم میری زبان سمجھتی ہو؟"

کامئی ناگن نے اس کی زبان میں بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں تمہاری زبان سمجھ رہی ہوں جل میری بہن!"

جل پری کا آدھا نچلا دھڑ مچھلی کا تھا اور اوپر والا دھڑ عورت کا تھا۔ اس کے بال سنہری تھے اور آنکھیں نیلی تھیں۔ جل پری نے کہا۔

"میں یہاں سے بہت دور جھیل کے اندر ہی اندر ایک جگہ گہرے پانیوں میں آرام کررہی تھی کہ مجھے تمہارے منتر کی شعاع محسوس ہوئی۔ میں سمجھ گئی کہ کوئی عورت کسی مشکل میں پھنسی ہوئی ہے اور میں تمہارے پاس آگئی ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کامئی نے جل پری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"جل پری بہن! بچاری راکھشش کے اثر سے میں اس پتھر کے انسانی مجسمے کے ساتھ چمٹ گئی ہوں۔ یہ انسانی مجسمہ میرا بھائی زکوٹا ہے۔ اس کو بھی بچاری راکھشش نے پتھر بنادیا ہے اور اس کی ساری طاقت چھین لی ہے۔"

جل پری کہنے لگی۔

"میرے پاس اتنی طاقت نہیں ہے، بہن کہ میں بچاری راکھشش کے طلسم کو توڑ سکوں۔ میرا ایک پری زاد بھائی ہے۔ وہ بھی میرے ساتھ جھیل کے اندر ہی رہتا ہے۔ اس کے پاس ہر طلسم کا توڑ موجود ہے۔ میں اس کو بلاکر لاتی ہوں۔"

جل پری تیزی سے مڑی اور تیرتی ہوئی جھیل کے پانی میں غائب ہوگئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ساتھ اس کا پری زاد بھائی بھی تھا۔ پری زاد کا بھی آدھا جسم مچھلی کا تھا اور اوپر کا جسم آدمی کا تھا۔ اس نے آتے ہی کامئی ناگن کو غور سے دیکھا۔ پھر زکوٹا کے پتھر کے جسم کے گرد ایک چکر لگایا۔ پھر دوسرا، پھر تیسرا چکر لگایا، جب پری زاد تین چکر پورے کرچکا تو اس نے جھک کر زکوٹا کے کان کے ساتھ اپنا منہ لگادیا۔ پری زاد کے منہ سے ایک عجیب قسم کی سیٹی کی آواز نکلی اور زکوٹا کے جسم میں تھرتھری سی پیدا ہوئی۔ اس تھرتھری کے ساتھ ہی کامئی ناگن جو کہ سانپ کے روپ میں تھی اپنے آپ زکوٹا کے جسم سے علیحدہ ہوگئی۔

الگ ہوتے ہی کامئی ناگن پیچھے ہٹ کر زکوٹا کو تکنے لگی۔ زکوٹا کے جسم میں جان واپس آگئی تھی۔ اس نے پانی کے اندر لیٹے لیٹے زبی نوف کا نعرہ لگایا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"میں کیا کروں؟ میں کس کو کھاؤں؟ مجھے کام بتاؤ۔"

پھر وہ کامئی ناگن پری زاد اور جل پری کی طرف تکنے لگا۔

"کامئی بہن! میں کہاں ہوں؟"

"جل پری نے کامئی سے کہا۔

"خدا حافظ کامئی!"

"خدا حافظ کامئی!" پری زاد نے بھی خدا حافظ کہا اور وہ دونوں بہن بھائی جھیل کے پانی میں تیرتے ہوئے غائب ہوگئے۔ کامئی نے زکوٹا سے کہا۔

"خدا کا شکر ہے کہ تم ہوش میں آگئے۔ جھیل سے باہر آؤ۔ تمہیں سب کچھ بتاتی ہوں۔"

زکوٹا اور کامئی ناگن جھیل سے باہر آگئے۔ جھیل کے کنارے بیٹھ کر کامئی ناگن نے ساری کہانی زکوٹا کو سنادی۔ زکوٹا کہنے لگا۔

"کامئی! یہ بچاری راکھشش بڑا عیار جادوگر ہے۔ اس نے مجھے دھوکے سے اپنے طلسم کے جال میں پھنسایا اور مجھے کچھ خبر نہیں رہی کہ وہ میری طاقت بھی چھین کرلے گیا۔"

کامئی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"خدا کا شکر ہے کہ تمہاری طاقت تمہارے پاس واپس آگئی۔ اب پجاری راکھشش کی طاقت ختم ہوگئی ہوگی۔ چلو عمرو عیار تمہارا انتظار کررہا ہے۔"

زکوٹا کہنے لگا۔

"لیکن نسطور کو کہاں ڈھونڈیں گے؟"

"اب اسی کی تلاش میں ہمیں نکلنا ہوگا۔"

کامئی ناگن نے زکوٹا کو ساتھ لیا اور سرائے کی کوٹھڑی میں آگئی۔

عمرو عیار نے زکوٹا کو دیکھا تو اٹھ کر اسے گلے لگالیا۔ دونوں دوست ایک دوسرے سے مل کر ایک دوسرے کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے۔ یہاں سے تینوں ماتا ناگنی کے پاس گئے۔ ماتا ناگنی نے زکوٹا کو دیکھا تو اپنی خفیہ طاقت سے سمجھ گئی کہ یہ کوئی انسان نہیں بلکہ جن ہے۔ جب کامئی ناگن نے کہا کہ یہی زکوٹا ہے تو ماتا ناگنی نے پہلا سوال یہ کیا۔

"زکوٹا! کیا تمہاری طاقت تمہارے پاس واپس آگئی ہے؟"

اس کے ساتھ ہی زکوٹا نے نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف۔"

اور وہ غائب ہوگیا۔ اس کے فوراً بعد زیبی نوف کا دوسرا نعرہ لگا کر ظاہر ہوگیا۔ ماتا ناگنی بڑی خوش ہوئی، کہنے لگی۔

"اس کا مطلب ہے کہ پجاری راکھشش کے پاس جو تمہاری طاقت تھی وہ اس کے پاس نہیں رہی۔ یہی میں چاہتی تھی۔ اب وہ میری طاقت کا

مقابلہ نہیں کرسکے گا۔ جیسے ہی وہ یہاں آیا میں اسے اپنے طلسم میں قید کرلوں گی۔"

عمرو عیار نے کہا۔

"مگر ہم نسطور کو کہاں تلاش کریں؟ وہ تو ابھی تک پجاری کے قبضے میں ہوگا۔"

ماتا ناگنی نے کہا۔

"نہیں اس پر پجاری کا طلسم نہیں ہے، بلکہ وہ اژدھا دیوتا کے جادو میں قید ہے۔ تمہیں کنچن چنگا کی پہاڑیوں میں جاکر نسطور کا سراغ لگانا ہوگا۔"

اسی روز عمرو عیار کامئی ناگن اور زکوٹا کنچن چنگا کی پہاڑیوں کی طرف نسطور کی کھوج میں نکل کھڑے ہوئے۔ وہ سیدھے پراسرار عورت کے پہاڑی غار میں پہنچے۔ پراسرار عورت سے زکوٹا کو ملایا اور پھر نسطور کے بارے میں مشورہ لیا کہ ہمیں اسے کہاں تلاش کرنا چاہیے؟

پراسرار عورت نے غور کرنے کے بعد کہا۔

"اس پر اژدھا کے طلسم کا اثر ہے۔ اسے اژدھا دیوتا نے اپنے طلسم سے غائب کیا ہے۔ اس کے لئے تمہیں کوہ ہمالیہ کے پار دوسری جانب منگولیا کے علاقے میں جانا ہوگا۔ وہاں ایک سنگلاخ میدان ہے جس کے آگے ایک پہاڑی جنگل آجاتا ہے۔ اس جنگل میں ایک ہزاروں سال پرانا تالاب ہے۔ تالاب کے کنارے ایک اژدھوں کا قبرستان ہے۔ ہوسکتا ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس اژدہوں کے قبرستان میں تمہیں نسطور کا کچھ سراغ مل جائے۔"

تینوں نے پراسرار عورت کا شکریہ ادا کیا اور اپنی نئی منزل کی طرف روانہ ہوگئے۔ اس وقت تینوں غائب تھے۔ عمروعیار بھی غائب تھا۔ زکوٹا بھی غائب تھا اور کامنی ناگن سانپ کی شکل میں عمروعیار کی کلائی سے لپٹی ہوئی تھی۔ وہ فضا میں پرواز کرتے ہوئے کوہ ہمالیہ کے سلسلے کے اوپر سے گزرتے چلے گئے۔ ان کے نیچے ہمالیہ کی چوٹیوں پر برف ہی برف جمی ہوئی تھی۔ کافی دیر تک اڑتے رہنے کے بعد وہ ہمالیہ کی پہاڑیوں کی دوسری جانب پہنچ گئے۔ یہاں انہوں نے دور سے دیوار چین کو بھی دیکھا جو پہاڑیوں کے اوپر ایک لکیر کی طرح چلی گئی تھی۔ آخر وہ ہمالیہ پہاڑوں کی دوسری جانب آ گئے جہاں سے منگولیا اور تبت کے میدان شروع ہوجاتے تھے۔ وہ ان سنگلاخ برف پوش علاقوں پر بھی اڑتے چلے گئے۔ کافی دور جانے کے بعد ایک نیا پہاڑی سلسلہ شروع ہوگیا۔ یہاں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں جن کے درمیان گھنے جنگل تھے۔ عمرو نے کامنی سے کہا۔

"نیچے دیکھو! یہی وہ پہاڑی جنگل ہے جس کے بارے میں ماتا ناگنی نے کہا تھا۔"

"ہاں! یہی وہ جنگل ہے۔ ہمیں نیچے اتر آنا چاہیے۔"

زکوٹا کہنے لگا۔

"ایک بار پھر سوچ لو۔ کہیں کسی غلط جگہ پر نہ اتر جانا۔"

کامنی ناگن نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ ہم ٹھیک علاقے میں اتر رہے ہیں۔"

اور وہ تینوں پہاڑیوں کے درمیان ایک جنگل میں اتر آئے جہاں چیڑھ اور صنوبر کے اونچے اونچے گنجان درخت ساتھ ساتھ اگے ہوئے تھے۔

عمرو بولا۔

"ماتا ناگنی نے کہا تھا کہ ان درختوں کے درمیان ہزاروں سال پرانا تالاب ہے پہلے اسے تلاش کرتے ہیں۔"

انہیں ایک جگہ تالاب دکھائی دیا جس کے پانی پر کائی جمی ہوئی تھی اور اوپر سیاہ پتے پڑے پڑے جم گئے تھے۔ پانی بالکل نظر نہیں آتا تھا۔

عمرو کہنے لگا۔

"ہزاروں سال پرانا تالاب تو مل گیا۔ اب اس کے کنارے پر اژدہوں کا قبرستان کہاں ہے؟ اس کو ڈھونڈتے ہیں۔"

کامنی ناگن، عمروعیار اور زکوٹا اب غائب نہیں تھے بلکہ اپنی انسانی شکلوں میں پھر رہے تھے۔ وہ تالاب کے دوسرے کنارے پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک قبرستان ہے جس میں قبریں بنی ہوئی ہیں۔ ہر قبر کے اوپر اژدھا کا ایک سر بنا ہوا ہے۔

کامنی نے عمرو اور زکوٹا کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا۔

"یہی اژدہوں کا قبرستان ہے۔ یہاں سے ضرور طلسمی علاقہ شروع ہوجاتا ہوگا۔ ہمیں بڑی احتیاط سے کام لینا ہوگا۔"

زکوٹا بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم لوگ اسی جگہ ٹھہرو۔ میں سارے قبرستان کا چکر لگا کر آتا ہوں۔ اگر نسطور یہاں کسی جگہ موجود ہوا تو وہ ضرور میری بو پا کر مجھے آواز دے گا۔"

زکوٹا نے عمرو اور کامنی ناگن کو وہیں چھوڑا اور خود غائب ہو کر قبرستان کے اوپر آکر اڑنے لگا۔ اس نے قبروں کے اوپر اڑتے ہوئے قبرستان کے دو تین چکر لگائے۔ اسے نہ تو کوئی طلسمی جھٹکا لگا، اور نہ ہی اس نے کسی مقناطیسی کشش کو محسوس کیا، کیونکہ جہاں کہیں بھی کوئی طلسم کیا ہوا ہوتا تھا تو وہاں زکوٹا، عمرو اور نسطور کو ایک جھٹکا ضرور محسوس ہوتا تھا۔ زکوٹا نے واپس آکر بتایا کہ سارے قبرستان میں کسی جگہ بھی کوئی طلسم نہیں ہے۔ کامنی نے کہا۔

"مجھے یقین نہیں آتا۔"

عمرو کہنے لگا۔

"میں جا کر دیکھتا ہوں۔"

عمرو عیار نے بھی غائب ہو کر قبرستان کے اوپر تین چار چکر لگائے اور واپس آکر کہنے لگا۔

"زکوٹا ٹھیک کہتا تھا کامنی! یہاں کسی جگہ بھی کسی طلسم یا جادو کا اثر نہیں ہے۔"

کامنی ناگن نے کہا۔

"تم لوگ یہاں بیٹھو۔ میں خود جا کر پتہ کرتی ہوں۔"

کامنی ناگن نے سانپ کی شکل اختیار کی اور بڑی احتیاط سے قبرستان کی طرف رینگنے لگی۔ قبرستان کی قبروں کے درمیان آکر وہ بہت زیادہ ہوشیار ہو گئی۔ وہ ایک ایک قبر کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ قبر پر لگے ہوئے پتھر کے اژدھا کے بت کو تک رہی تھی۔ وہاں اس نے بھی کسی طلسمی لہر کو ابھی تک محسوس نہیں کیا تھا۔ وہ دل میں حیران ہو رہی تھی کہ یہ اژدھا دیوتا کے اژدھوں کا قبرستان ہے اور یہاں طلسم بالکل ہی نہیں ہے۔ آخر یہاں اژدھوں کو لا کر کون دفن کرتا ہے؟

کامنی ناگن نے سارے قبرستان کا چکر لگایا۔ اسے کسی جگہ بھی طلسم کا احساس نہ ہوا۔ اس نے سانپ کی زبان میں نسطور کو آواز بھی دی۔ نسطور اب سانپ کی زبان سیکھ چکا تھا۔ کسی طرف سے بھی نسطور کا جواب نہ آیا۔ وہ واپس آگئی۔ عمرو عیار اور زکوٹا کے پاس بیٹھ کر اس نے عورت کا روپ اختیار کیا اور بولی۔

"یہ عجیب و غریب قبرستان ہے، یعنی یہ وہ قبرستان نہیں لگتا جس کے بارے میں ماتا ناگنی نے بتایا تھا، کیونکہ یہاں کسی جگہ بھی طلسم وغیرہ نہیں ہے۔"

زکوٹا کہنے لگا۔

"ہو سکتا ہے طلسم قبروں کے اندر ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دن رات کے کسی خاص وقت پر یہاں طلسم کی شعائیں بیدار ہو جاتی ہوں۔"

عمرو عیار نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نسطور یہیں کسی قبر میں زندہ دفن کردیا گیا ہو۔"

کامنی ناگن نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی تو نسطور کو میں نے جب آوازیں دی تھیں تو وہ مجھے اس کے جواب میں ضرور آواز دیتا۔ میں نے سانپ کی زبان میں آواز دی تھی اور نسطور سانپ کی زبان جانتا ہے۔"

زکوٹا بولا۔

"تو پھر اب کیا پروگرام ہے؟"

کامنی ناگن کہنے لگی۔

"سورج غروب ہورہا ہے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ ہم یہاں خاموشی سے کسی جگہ بیٹھ کر رات گزارتے ہیں۔ دیکھتے ہیں رات کے وقت یہاں کچھ ہوتا ہے کہ نہیں، کیونکہ اس قسم کے پراسرار قبرستانوں میں رات کے وقت عجیب و غریب واقعات جنم لیا کرتے ہیں۔ یہ میرا تجربہ ہے۔"

"ٹھیک ہے" زکوٹا بولا۔ "ہم رات کو اسی جگہ چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ہمیں کونسی نیند آتی ہے۔"

عمروعیار نے بھی زکوٹا کی تائید کی اور کہا۔

"ہم رات جاگ کر گزاریں گے۔"

انہوں نے اژدہوں کے قبرستان سے باہر ایک جگہ اونچے درختوں کے نیچے ایک جگہ اپنے لئے بنائی اور غیبی حالت میں وہاں بیٹھ کر رات پڑنے کا

انتظار کرنے لگے۔ سورج غروب ہوگیا تھا۔ رات کی تاریکی آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد چاروں طرف اندھیرا چھاگیا۔ پہاڑیاں اندھیرے میں ڈوب گئیں۔ قبرستان کی قبریں چھوٹے چھوٹے سیاہ پتھروں کی طرح دکھائی دینے لگیں۔

زکوٹا نے کہا۔

"رات ہوگئی ہے۔ ہر طرف سناٹا چھاگیا ہے۔ حیرانی کی بات ہے، ایسی خطرناک اور دہشت ناک خاموشی میں نے کسی قبرستان میں رات کو نہیں دیکھی۔"

"زکوٹا! خاموش رہو۔ کوئی بات نہ کرے، مجھے لگتا ہے کہ یہاں کچھ ہونے والا ہے۔ خبردار کوئی ذرا سی بھی آواز نہ نکالے۔"

عمروعیار اور زکوٹا نے منہ بند کرلئے۔ کامنی ناگن بھی خاموش ہوگئی، اگرچہ وہ غیبی حالت میں تھے مگر اس حالت میں بھی ان کے منہ اور ہونٹ موجود ہوتے تھے اور وہ ایک دوسرے سے باتیں کرلیتے تھے۔ اژدہوں کے قبرستان میں موت کی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ پھر قبرستان کی ایک جانب سے ایسی آواز آنے لگی جیسے تیز ہوا کسی قبر کے سوراخ میں سے گزر رہی ہو۔ عمروعیار، زکوٹا اور کامنی ناگن کے کان کھڑے ہوگئے۔ یہ آواز تیز ہوتی گئی۔ پھر ایسی ڈراؤنی آوازیں آنا شروع ہوگئیں۔ جیسے قبروں کے اندر سے بدروحیں باہر نکل کر رو رہی ہوں۔ کامنی ناگن نے عمروعیار اور زکوٹا سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"خبردار! اپنی جگہ پر قائم رہنا۔"

بدروحوں کی ڈراؤنی آوازیں نزدیک آتی جارہی تھیں۔

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

آئندہ ناول کی ایک جھلک

عینک والا جن 9 — مصنف: اے حمید

بل بتوڑی اور سرکٹا انسان

☆ بدروحوں کی ملکہ سے ملیے.....

☆ زکوٹا اور کامنی ناگن کو کالی پہاڑی والے مردوں کے کنوئیں میں قید کردیا گیا۔

☆ ایک ہزار سالہ مردہ کون تھا..... جو ان کی مدد کرنا چاہتا تھا۔

☆ اگنی دیوتا کی نرتکی.... وہ کامنی ناگن سے کیا کام لینا چاہتی تھی۔

☆ حامون جادوگر نے ایک قبر کے ساتھ اپنا کان لگایا..... تو...؟

☆ قبر کا زندہ مردہ کون تھا۔؟

☆ حامون جادوگر سرکٹے انسان سے کیا کام لینا چاہتا تھا۔

☆ نسطور اور زکوٹا کے کٹے ہوئے سر سانپوں کے غار میں چبوترے پر پڑے تھے۔

☆ کیا نسطور اور زکوٹا دوبارہ زندہ ہوسکے۔

یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" کی کتاب نمبر 9 پڑھیں۔
ایک خوفناک اور پراسرار کہانی جو آپ کو اپنے ساتھ بہالے جائے گی۔

20 دسمبر کو پڑھیے۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف /15 روپے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آئندہ ناول کی ایک جھلک

عینک والا جن 10 مصنف: اے حمید

نسطور جن اور بولتی کھوپڑی

☆ خونی کھنڈر کے تہہ خانے میں جلتا چراغ.... تہہ خانے میں انسانی کھوپڑیاں کس کی تھیں۔

☆ سمندری عفریت.... جس کے چہرے پر جھاڑیاں اگی تھیں۔

☆ دلدل والی بوڑھی عورت سے ملئے.... نسطور اس سے کیا کام لینا چاہتا تھا؟

☆ جنگل کی دیوی.... زکوٹا کی بہن۔

☆ ایک زندہ لڑکی جو کھوپڑی میں قید تھی۔

☆ بل بتوڑی اور حامون جادوگر..... سبز پوش بزرگ کی خانقاہ پر.... جب وہ خانقاہ سے باہر نکلے تو ان کی دنیا بدل چکی تھی۔

☆ وہ لمحہ جب ریلوے اسٹیشن کے پل کے نیچے بم لگایا جانا تھا....

☆ کیا انڈین تخریب کار اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گئے۔

یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" کی کتاب نمبر 10 پڑھیں۔
ایک خوفناک اور پراسرار کہانی جو آپ کو اپنے ساتھ بہالے جائے گی۔

20 دسمبر کو پڑھیے۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف ر 15 روپے